ہندوستان بھر میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار - رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۰

نور

بھلے اللّٰہ لنورہٖ من یشاء

قادیان دارالامان سے ۱۴ و ۲۸ کو شائع ہوتا ہے

۱۷- ماہ فروری سنہ ۱۹۱۷ء

ضوابط

(۱) چندہ سالانہ عوام سے دو روپیہ ۲ شششماہی ۱عہ - امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ (صمہ) ایسے اصحاب کے اسمائے گرامی اخبار کے سرپرستوں کی فہرست میں درج ہونگے - اس کے علاوہ جو کچھ دیں وہ عطیہ تصور ہوگا۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا - اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا

(۴) حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہونچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا

(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی۔

KHILAFAT LIBRARY

جلد (۸) | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان ! | نمبر (۸)

ایک سکھ صاحب سے گفتگو اور اس کا جنم ساکھی سے انکار

پہلی فروری کو مولوی فلاسفر صاحب میرے پاس آئے کہ دو تین سکھ مہمان خانہ میں آئے ہوئے ہیں - اور باوا نانک رح کے متعلق گفتگو کرنا چاہتے ہیں - ہم نے ان کے سامنے یہ بات رکھی تھی کہ باوا صاحب نے مکہ میں جاکر کانوں میں انگلیاں ڈالکر اذان دی مگر وہ انکار کرتے ہیں کہ قطعاً یہ حوالہ نہیں ہے - ذرا آپ گرنتھ اور جنم ساکھی لے کر ضرور چلیں -

خیر جب میں مہمان خانہ میں پہونچا - تو آگے دیکھا کہ بحث کا بازار گرم تھا۔

میں نے پہلے یہ بتلایا کہ باوا صاحب جنم ساکھی صفحہ ۲۲۰ - میں یہ لکھتے ہیں :-

تیئے حرف قرآن دے تیئے سپارے کین
تس وچ پند نصیحتاں سن کر کرو یقین!

قرآن مجید کے تیس حروف اور تیس ہی پارے ہیں - اس میں انتہا نصیحتیں ہیں - اسے سننے والو یہ نہیں کہ اس کان سے سنو اور دوسرے کان سے نکال ڈالو - بلکہ اس پر ایمان لاؤ" اس پر وہ کہنے لگا کہ باوا صاحب نے مسلمانوں کو کہا ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لاؤ - اور ہندوؤں کو کہا ہے - کہ ویدوں پر یقین کرو"

سکھ صاحب کے یہ کہنے پر آدھ گرنتھ سے ہم نے یہ حوالہ حضرت باوا صاحب کا دکھلایا کہ باوا صاحب فرماتے ہیں

کل پروان کتاب قرآن - پوتھی پنڈت رہی پران

یعنے اس کل یگ اور فیج اعوج کے زمانہ میں - اگر کسی کتاب کے ماننے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے - تو وہ قرآن مجید ہی ہے - اور جس قدر پوتھیاں اور پنڈت اور پران وغیرہ ہیں - اب ان کا وقت نہیں رہا -

اس پر وہ سکھ صاحب کہنے لگے - کہ یہ کہاں لکھا ہے - کہ حضرت باوا صاحب نے کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان دی - یہ کہنے پر ہم نے جنم ساکھی کلاں صفحہ ۱۳۳ سے یہ دکھلا دیا"

کن وچ انگلیاں پا کے تب نانک دتی بانگ

یعنے کانوں میں انگلیاں ڈالکر تب حضرت باوا نانک نے اذان دی"

پھر تو سکھ صاحبان بہت ہی پریشان ہوئے - اور بھری مجلس میں یہ کہہ کر پیچھا چھڑایا - کہ ہم جنم ساکھی کو نہیں مانتے - مگر میں کب چھوڑنے والا تھا - میں نے کہا آخر آپ کس کو مانتے ہیں - سکھ صاحب نے کہا - کہ گرنتھ صاحب کو - میں نے کہا لیجئے گرنتھ صاحب کے حوالجات حاضر -

سری راگ محلا پہلا صفحہ ۲۱ پر حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں :-

خصم کی ندریں دلیں پسندی جنہیں اک کر دہا یا
تیئے کر رکھے بنج کر ساتھی ناوں شیطان مت کٹ جائے

یعنے وہی خدا کے منظور نظر ہیں - جو ایک کی پوجا کرتے ہیں - تیس روزے رکھتے ہیں - اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے ہیں - تاکہ خدا شیطانی وساوس سے محفوظ رکھے "

یہ سنکر تو سکھ صاحب یہ جا وہ جا - لو وہ گیا وہ ہو گئے - سکھ مذہب کے متعلق واقفیت حاصل کرنیکے لئے سوانح عمری باوا نانک رح مصنفہ خاکسار ایڈیٹر نور سب سے بہتر کتاب ہے جس میں سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب کے حوالجات سے اس امر کو محققانہ انکشاف کیا گیا ہے کہ حضرت باوا صاحب مرحوم اسلام کے گرویدہ و دلدادہ تھے

اسلامیہ سٹیم پریس میں باہتمام حافظ مظفرالدین چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شایع ہوا -

قیمت صرف ۱۲ ار مجلد ۱۴ ار (منیجر نور قادیان)

سکھوں آریوں عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کرنے والی نور بک ڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں

سوانحعمری حضرت باوا نانک رح یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے۔ جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے کل عقاید باطلہ کا کھنڈن (رد) کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا ہے کہ اس وقت اگر کوئی مذہب سچا اس نیلگون آسمان کے نیچے ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے شروع پیدایش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کیے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ ہے معرفت کا دریا روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور اس وقت اس ولی اللہ کے کروڑ ہا نام لیوا ہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرنے والے چندہ ہی خواہ اٹھیں جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں۔ اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ دوسرا اڈیشن معقول اضافہ سے طبع ہوا ہے قیمت مجلد ۱ء ۱ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم۔ اس بینظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے (دستخط نور الدین خلیفۃ المسیح)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس کتاب بہت ہی عمدہ ریویو کئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنیسے پہلے ہندوستان کی روحانی تعلیم و جسمانی تمدنی ملکی۔ مجلسی حالت کا ہوبہو فوٹو۔ وید رامائن۔ مہابھارت کا ہوبہو عکس قیمت ۸ ر

آریہ دھرم کا پول یہ وہی مختصر اور بے نظیر اور جامع کتاب ہے جو ہوبہو آریہ سماج کی کل مسلمہ و مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے۔ اول ۱۹۱۱ء میں اسکا پہلا اڈیشن چھپا۔ اور اب بیر ریبار کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا اڈیشن طبع ہوا

اس بے بینظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھکر اور کیا ہو گی۔ کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپی خرید کر اپنے دوستوں میں مفت تقسیم کیں۔ قیمت ۱ ر دوستوں کو چاہیئے کہ ایسی بینظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی۔ پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بے نظیر کتاب ہے یہ وہ شہرہ آفاق کتاب ہے جس کا چرچا گھر گھر ہے اور جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کیساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

قیمت ۸ر

فتح مبین وہ مباحثہ جو ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء کو لائل پور میں آریہ سماج کے ایک بڑے بھاری پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور سناتن حاضرین نے بآواز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اب یہ بینظیر مباحثہ کتابی صورت میں شایع ہو گیا ہے یہ مباحثہ کیا ہے سمجھو کہ آریہ مذہب کی کل مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے۔ آریہ سماج کی مسلمہ کتب سے اس امر کو آشکارا کیا گیا ہے۔ ویدک دھرم میں نجات ناممکن۔ از روئے وید گوشت خوری جائز۔ نکاح ثانی اور نیوگ کے مقابلہ کے مقابلہ کے بعد خود آریہ صاحبان کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ ناقابل عمل اور نکاح ثانی عین فطرت کے مطابق۔ قرآن کریم اور وید کا مقابلہ نہایت احسن طریقہ سے کر کے یہ امر اظہر من الشمس اور مبرہن کیا گیا ہے کہ صرف قرآن شریف ہی قابل عمل ہے۔ جو نبی نوع انسان کیلئے حسنات دارین کا ذریعہ ہے اگر آپ اسلام اور آریہ مذہب کا ہوبہو فوٹو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ اس مباحثہ کو ضرور ملاحظہ فرماویں۔ اسکی خوبیوں کی اس سے بڑھکر

اور کیا دلیل ہو گی کہ سردار بسنت سنگھ اور دیگر غیر مسلم حاضرین مجلس نے اس امر کو بآواز بلند کہدیا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود سکرٹری آریہ سماج کو یہ کہنا پڑا کہ ہمارا پنڈت جواب نہیں دے سکا ۱۹۱۶ء کے ۶۰ صفحات قیمت عہ

ثبوت واجب الوجود:۔ ہستی باری تعالےٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلایل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے۔ قیمت ۶ ر

تدبیر:۔ اس وہم کو ملک سے دور کرنیکے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بحث تقدیر تدبیر توکل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ جو جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کر کے فواید تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔ قیمت ۶ ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کیلئے اعلےٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے قیمت ار

بھارت برکش اس کتاب میں مرتد کے منہ زور کتاب کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ اور ایسے احسن طریقہ سے آریہ سماج کے کل اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ہر ایک اعتراض کا اس میں کسی نہ کسی رنگ میں ضرور جواب پاؤگے اس کتاب میں اسلام اور آریہ سماج مذہب کا مقابلہ اس احسن طریقہ سے کیا گیا ہے کہ جو قابل شنید نہیں بلکہ قابل دید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو پسند فرمایا تھا۔ اور دوستوں کو خرید نے کے لئے سفارش کی تھی قیمت صرف ۸ ر

(ان سب کتابوں کے ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

اخبار نور قادیان

مؤرخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۱۷ء

سنسنی خیز اور ہوش ربا واقعات

تقریباً ایک درجن سیدھے سادھے مسلمانوں نے چوٹی رکھ لی اور جنیؤ پہن لئے!

ایک وقت وہ تھا جبکہ گروہ در گروہ دائرہ اسلام میں داخل ہوتے تھے۔ اور پیارے اسلام سے منحرف ہونا موت سے بھی زیادہ خطرناک سمجھا جاتا تھا۔ اور کسی مسلم متنفس کے وہم وگمان میں بھی یہ نہیں آسکتا تھا کہ وہ لا الہ الا اللہ سے منہ پھیر کر کسی اور کے سامنے منہ کرے۔ کسی مسلم کے شان وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ اس کی وہ گردن جو اللہ تعالےٰ خالق ومالک کے سامنے جھکتی ہے۔ کسی اور کے سامنے بھی خمیدہ ہو۔ مگر اب یہ سب باتیں خواب وخیال ہو گئیں۔ ہم حیران ہیں کہ اے خدا کیا ہم یہ خواب دیکھ رہے ہیں یا واقعی اس موج اوج نہیں نہیں وہند وکارہ سے گذر رہے ہیں جبکہ تمام آسمان پر کالے کالے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور افق پر سفید دھاریاں اس کیطرف رہنمائی کرتی ہیں۔ یہ کیا تماشا دیکھ رہے ہیں کہ کسطرح مدائے نام ہی مسلمان سہی اس وحدہٗ لا شریک سے منہ پھیر کر کسی اور کے آگے جبیں رگڑنے کے لئے طیار ہو جاتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے برگشتہ ہو کر "اگنی میٹھے پروتم" سے وابستہ ہو رہے ہیں۔ کسطرح داڑھی مونچھ کا صفایا کر کے اور کے ادھین ہو رہے ہیں

کس طرح شعائر اسلام کو ترک کر کے چوٹی اور جنیؤ کے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ آہ! ہماری حیرانی اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ اور ہم بہت دیر تک انگشت بدنداں رہ گئے جب ہم نے مسافر آگرہ میں یہ سطور پڑھیں۔

فرخ آباد میں ۱۷۔ دسمبر ۱۹۱۶ء کو شریمان لال من بھٹا چاریہ بی۔ اے ایل ایل بی۔ منتری سناتن دھرم سبھا کے مکان پر گیارہ جنم کے مسلمانوں کی شدھی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ حاضری تین ہزار کے قریب تھی۔ شدھی سبھا فرخ آباد میں سناتن دھرمی وآریہ ہر دو فریق شریک ہیں۔ اور روٹی بیٹی کا سوال بالکل اڑا دیا گیا ہے۔ شدہ ہونے والوں کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جو باعث مسرت ہندو وآریہ جاتی ہوں گے۔

محمد حنیف پوسٹماسٹر (ہراندر سنگھ) بشیر احمد۔ (بیراندر سنگھ) نذیر احمد (نراندر سنگھ)، آمنہ۔ (دویاوتی) اللہ بندی زوجہ محمد حنیف (لیلاوتی) زوجہ بشیر احمد (تاراوتی)، دو لڑکیاں وایک لڑکا محمد حنیف کے (شانتی دیوی) ودسکھہ دیوی) و پرکاش سنگھ)+

اشاعت اسلام۔ حمایت اسلام کا دم بھرنے والی تو ہندوستان میں بہت سی انجمنیں ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ وہ کس خواب غفلت میں سو رہی ہیں۔ اور وہ کس کی انتظاری میں ہیں۔ اسی غرض کیلئے یہ انجمنیں لوگوں سے ہزاروں چھوڑ لاکھوں روپیہ چندہ لیتی ہیں۔ مگر خدا جانے یہ اپنے فرض کو کیوں نہیں پہچانتی۔ اور اس روپیہ کو جو اشاعت کا نام لیکر لوگوں سے لیا جاتا ہے کس مصرف میں لاتی ہیں۔ ایک قلیل سی جماعت احمدیہ بیچاری کس کس طرف توجہ دے۔ یہ جماعت اپنی طاقت سے بڑھ کر اشاعت اسلام کے اہم کام میں حصہ لے رہی ہے۔ مگر ہماری حیرانی کی اس وقت کوئی حد نہیں رہتی جب ہم دوسری انجمنوں کو یہ اغراض اور مقاصد لکھکر کہ ہم برائے نام مسلمانوں کو اسلام سے آگاہ کرینگے۔ لوگوں سے ہزاروں چھوڑ لاکھوں روپیہ لیتی ہیں۔ مگر کیا مجال کہ داجپوتانہ کے مسلمانوں کی حالت درحقیقت قابل رحم جو شدید

ہے تعجب نہ کرو۔ آپ حیران ہوں گے۔ جب آپ یہ سنیں گے کہ وہاں مسلمانوں کے نام رام سنگھ اور بھوپ سنگھ ہیں۔ اور آپ پھر اس سے بھی زیادہ تعجب سے یہ بات سنینگے کہ مسلمان وہاں کھلم کھلا شراب پیتے ہیں۔ اور برا نہیں سمجھتے اور آپ اس سے بھی زیادہ حیرانی سے یہ بات سنینگے کہ ان کے ہاں ٹھاکر دادا کے وقت کی چھری کارکھی ہوئی ہے۔ اور اسی سے ذبح کرتے ہیں۔ اور جب دریافت کیا جاوے کہ تم تکبیر کیوں نہیں کہتے۔ تو جواب ملتا ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اس پر تکبیر کہہ رکھی ہے۔ اور اس کا اثر سات پشتوں تک جاویگا۔

آہ کس قدر رونے اور مارے شرم کے ڈوب مرنیکا مقام ہے کہ جب آپ دیکھینگے کہ وہ لوگ اوہام پرستی میں کس قدر ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور انڈے پر تکبیر کہتے ہیں۔
یہ گول گنبد نہ بہتر نا جانوں مادہ نہ جانوں خو اللہ اکبر!!

غرضیکہ وہاں کے مسلمانوں کی حالت شدید قابل رحم ہے۔ اور ان کو اسلام کا قطعاً علم نہیں ہے۔ اگر ایسے مسلمان آریہ وغیرہ بن جائیں۔ تو اس میں جائے تعجب ہی کیا ہے۔ مگر افسوس ہے تو ان لوگوں پر جو اشاعت اسلام وغیرہ کا دم دیکر لوگوں سے لاکھوں روپیہ لیتے ہیں۔ مگر اس اہم فرض کی طرف قطعاً توجہ نہیں کرتے۔ ایسے ہوش ربا واقعات سن اور دیکھ کر بھی ان کے احساس ٹس سے مس تک نہیں ہو سکتے۔

ولایتی مشن پر لاکھوں روپیہ خرچ کر کے ایک لارڈ ہیڈلے کو مسلمان بنایا۔ لیکن لارڈ ہیڈلے جس قسم کا مسلمان بنا وہ آپ پچھلے پرچہ میں ملاحظہ فرما چکے ہونگے جیسے نا شراب پینے سے پرہیز۔ نہ حد نہ بدچلنی سے انکار درحقیقت ایسے لوگوں کے مسلمان بنانے کیلئے لاکھوں روپیہ خرچ کرنا یقیناً یقیناً اپنے روپیہ کو دریا برد کرنا ہے۔ مگر دوسری طرف ہندوستان کی قابل رحم حالت کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے محض ہم لوگوں کی بے پروائی کی وجہ سے ارتداد کے گڑھے میں جا رہے ہیں۔ اگر ان لوگوں پر ولایتی مشن سے نصف بھی روپیہ خرچ کیا جائے۔ تو یقیناً اگر لاکھوں نہیں تو ہزارہا افراد جو

محض اسلام کی مطہر تعلیم سے بے خبر ہو کر ضلالت اور ارتداد کے گڑھے میں جا رہے ہیں۔ سے بجائے اسلام کے لیئے باعث زینت ہو سکتے ہیں۔ مگر کیا مجال کہ اس طرف توجہ کریں۔

مسلمانوں کی سستی اور غفلت بھی عجیب قسم کی ہے۔ آج دوست اور دشمن سب اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو آریوں اور سکھوں میں سینہ سپر ہو کر اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجا لا رہا ہے۔ اور آریوں کے متعلق ایسے نادر اور عجیب و غریب مضامین خدا کے فضل سے نور میں درج ہوتے ہیں کہ اگر ان کی اشاعت ایسے برائے نام مسلمانوں میں کی جاوے۔ تو یقیناً یقیناً ایسے برائے نام مسلمان بھی کم از کم آریہ سماج کی طرف تو منہ نہ کریں۔ کسقدر حیرانی اور تعجب کا مقام ہے کہ آریہ سماج کے متعلق میری معرکۃ الآراء کتاب آریہ دھرم کا پول ناجی کی ایک سکھ دوست چارصد کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کرتا ہے۔ مگر کیا مجال کہ کسی مسلمان نے اسکی ایک درجن تو خریدی ہو۔ آریوں کے متعلق نور کے معرکۃ الآراء مضامین کو سکھوں اور سناتنی اخبارات نے نہایت فخر کے ساتھ اپنے کالموں میں لیا۔ غرضکہ سب دوست و دشمن اس امر کے معترف ہیں۔ کہ آریوں میں تبلیغ کے لیئے اور آریہ سماج کے اسلام پر حملات کو روکنے کے لیے تمام ہندوستان میں نور اکیلا ہی اخبار ہے۔ مگر باوجود ان سب خوبیوں کے ہونے ہوئے نور کی اشاعت اس قدر قلیل اور اقل ہے کہ ہمیں ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ کہاں نور کا مشن کہ تمام ہندوستان میں اشاعت اسلام کرنے والا اکیلا ہی اخبار نور ہے اور پھر کہاں دوستوں کی یہ سرد مہری حیرت تعجب!! نور کے وہ کونسے خریدار ہوں گے جنکا ایک دو دوست نہوں اور پھر وہ کون سے دوست ہوں گے کہ جنہیں نور جیسے مجاہد پرچہ کی خریداری کے لیئے کہا جاوے اور وہ انکار دیں۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر دوست ہمت کریں اور اس آڑے وقت میں ہر ایک خریدار اگر زیادہ نہیں تو کم از کم نور کے لیئے بعدد ایک ایک خریدار دلا دیں تو نور کی مشکلات بہت کچھ حل ہو سکتی ہے۔ خدا کرے ہمارے دوست اپنے فرض کو پہچانیں۔

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ نکات رائیں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں

اس مفید ٹریکٹ کا گورمکھی ترجمہ بھی انشاءاللہ تعالےٰ عنقریب پریس میں بھیجنے والا ہوں۔ دوست اطلاع دیں کہ وہ اس مفید ٹریکٹ کی کسقدر کاپیاں خرید کرینگے۔ تاکہ اس انداز سے چھپوایا جاوے۔ دوست اس میں سستی سے کام نہ لیں۔ بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک ٹریکٹ ختم ہو جاتا ہے تو اس وقت دوست کہتے ہیں کہ ہمیں اطلاع کیوں نہ دی۔ ورنہ ہم اسکی اسقدر کاپیاں خریدتے۔ لہذا پیشتر سے اطلاع دیجاتی ہے کہ دوست جلد مطلع فرماویں کہ وہ کس قدر کاپیاں خرید فرماوینگے

ایک ہندو کو خان بہادر کا خطاب

ہمعصر آزاد کانپور نے بعض لطایف کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جسمیں ہمارا ہمعصر ایک ہندو کو خان بہادر کا خطاب دیئے جانے کا ایک دلچسپ واقعہ اس طرح پر بیان کرتا ہے۔ کہ سرکاری خطابات کے متعلق فی الحقیقت بعض لطایف وقتاً فوقتاً پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ خطابات کی فہرست مرتب کرنے والے آخر انسان ہیں۔ جو سہو و نسیان یا غلط فہمی وغیرہ کے لوازم فطرت سے بری نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ایک صوبہ کے ایک قابل اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر جیتن شاہ تھا۔ کو باوجود ہندو ہونے کے خان بہادری کا خطاب مل گیا اور انکی مسلسل عرضداشتوں پر بھی اس میں ترمیم نہ ہو سکی۔ اس غلطی کا سبب غالباً یہ ہو گا کہ اہلکاران دفتر سیکرٹریٹ نے لفظ شاہ کو ان کے نام کا جزو دیکھ کر انکے مسلمان یا پارسی ہونے کا گمان کیا اور اسی قومیت کے موافق خطاب ان کے لیئے تجویز کر دیا۔ (مسافر آگرہ)

وقت کی بات

مولوی محمد احسن صاحب کا خلافت حقہ سے منحرف ہو جانا تو عبرت انگیز تھا ہی۔ مگر اس پر یہ کہنا ہی کہ میں میاں صاحب کو خلافت سے معزول کرتا ہوں کچھ کم تعجب خیز نہیں ہے؟۔ بھلا جو شخص کسی کے ہاتھ پر بک چکا ہو وہ اسکی غلامی سے آزاد کیئے جانیکے بجائے خود باغی ہو کر اپنے مرشد و آقا کی نسبت ایسا کہے۔ اس کو اہل دانش کس زمرہ میں شمار کرینگے۔ عاقل را اشارہ کافی است“ اور........ *

مقتضائے عمر!

لوگ کہتے ہیں کہ امروہی صاحب پر پیغام پارٹی کا جادو چل گیا ہے۔ ہم تو کسی کو جادوگر نہیں کہتے۔ خواہ وہ نام کا ہی مسلمان یا احمدی کیوں نہ ہو!۔ مگر ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ مولانا احسن کی طبیعت میں رنگ تعلّی تو شروع سے ہی موجود تھا ہی۔ اسے جو غرض آلود خوشامد کے شہد میں ڈبو یا گیا اور بھی شوخی و تیزی نے آیا۔ پھر جب مقتضائے طبیعت کے ساتھ مقتضائے سن بھی لگیا۔ لیعلم بعد علم شیئاً کے مصداق ہو تو اب صورت حال اسکے سوا کیا ہو سکتی تھی؟۔

ہندوستان بھر کی ایک زبان

پچھلے مہینے لکھنؤ میں ایک کانفرنس زیر صدارت مسٹر کرم چند گاندہی اس غرض سے منعقد ہوئی تھی کہ تمام ہندوستان میں ایک زبان پھیلانے کی کوشش کی جائے۔ اور اس نے یہ تجویز پاس کی کہ وہ مشترکہ زبان ہندی اور دیوناگری ہونی چاہیئے۔ لوگوں نے اسکی تائید میں پرزور تقریریں کیں۔ اور آخر میں مسٹر گاندہی نے کہا کہ خالی باتوں سے کچھ نہیں بنتا۔ عملی کارروائی کی اشد ضرورت ہے اور کہا کہ مدراس و دکن میں ہندی داں بھیجے جائیں۔ اور وہاں ہندی کو عام طور پر رائج کیا جاوے۔ نیز سارے دیس میں ہندی تعلیم کی درسگاہیں جاری کیجائیں۔

بالکل ناقابل عمل

یہ تجویز کہ تمام ملک میں ہندی اور دیوناگری عام طور پر رائج ہو جاوے بالکل ناقابل عمل ہے۔ اس کے لیئے کسی زبردست دلائل کی حاجت نہیں۔ ہندوستان کی پچھلی تاریخ۔ اس وقت کے حالات اور آئندہ واقعات اس سوال کے حل

KHILAFAT LIBRARY

کرنے کو کافی ہوں گے۔ ہندی تو ایک طرف رہی اردو جو آج انڈیا میں مسلمہ طور پر لنگوا فرینکا یا کاروباری و علمی زبان کہلاتی ہے۔ اسکی نسبت بھی ہم تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اکیلی کسی وقت جمیع اقطاع ہند کی مشترکہ زبان ہو سکیگی ایسے خیالی پلاؤ وہی لوگ پکا سکتے ہیں۔ جو ملکی و قومی حالات سے یا تو بے خبر ہوں۔ یا بلند پردازی و خیالی آرائی کی ترنگ میں ان کو نظر انداز کر جاتے ہوں۔ ہندی کے حمائتی ہوں یا اردو کے مداح و مددگار۔ قدرت کے اٹل فیصلوں کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اختلاف السنہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور ہندوستان میں جو اگرچہ ایک ملک ہے لیکن خاصے بر اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسکا رہنا ناگزیر ہے

خُذْ مَا صَفَا

دیوناگری کے حامی کارکنوں نے لکھنؤ کانفرنس میں جو ریزولیوشن پاس کیا۔ وہ کسی طرح ممکن العمل نہیں ہے۔ ہماری اس رائے کی تائید یا تردید تو خیر آئندہ واقعات ہی کرینگے۔ لیکن ان لوگوں کی اولوالعزمی اور حبّ ملک و ملت ضرور قابل داد اور سبق آموز ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ عملی کارروائی کے متعلق جو مشورہ مسٹر گاندہی نے دیا ہے۔ اس کا نتیجہ ظہور بھی جلد ہی نظر آنے لگے گا۔ اس کے بالمقابل ایک مسلمانوں کی انجمن ترقی اردو بھی ہے۔ جو گذشتہ چند سالوں سے قایم ہے۔ مگر اسکے اصول و مقاصد میں تاحال کوئی نمایاں اور قابل فخر کامیابی نظر نہیں آئی۔

بیار آنچہ داری

کسی تحریک کی کامیابی کا ایک معمولی معیار فی زمانا یہ ہے کہ ہر طرف اسکے ہمدرد و معاون پیدا ہو جائیں۔ جا بجا اسکے متعلق مناسب حال انسٹی ٹیوشنیں قایم ہوں۔ اسکی تائید کرنے اور ہر دل عزیزی و مقبولیت کو بڑہانے والا لٹریچر جہاں تہاں کثرت سے پھیل جائے۔ اب ہم **انجمن ترقی اردو** کے ارباب حل و عقد سے پوچھتے ہیں کہ انہوں نے اس خصوص میں اب تک کیا کچھ کر کے دکھایا ہے؟۔ کتنے مفید اور دلچسپ رسالے اور ٹریکٹ بکثرت شایع کئے۔ کتنی ایک ضروری تصانیف و تالیفات کو غیر زبانوں سے لیکر اردو کا لباس پہنایا؟ کتنی ابتدائی درسگاہیں اردو کو ایسے علاقوں میں رواج دینے کے لیئے جاری کیں جن میں وہ اب تک مروج نہیں ہے مگر کم ہے؟۔ اگر اس قسم کی ضروری عملی کارروائی میں سستی برتی جائے تو سال بسال کسی جگہ لفاظی و سخن طرازی کی عارضی طمطراق سے کیا ہوتا ہے؟۔

علیگڈھ کانفرنس

مسلمانوں کے سالانہ قومی میلوں میں مسلم لیگ تو ظاہراً ایک سیاسی مجلس تھی ہی۔ جس نے نیشنل کانگرس کا منہ چڑانے میں خاصہ نام پیدا کر لیا ہے۔ مگر افسوس کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس بھی معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اصلی اغراض کیطرف متوجہ ہونے کو اتنا ضروری نہیں سمجھتی۔ جتنا مسلمانوں کی تعلیمی اغراض کو سیاسی طریق سے اہمیت دیتی ہے۔ چنانچہ پچھلے سالانہ اجلاس میں جو ریزولیوشن پاس ہوئے۔ انمیں زیادہ تر اسی خیال کی تائید ہوتی ہے۔ مثلاً ایک ریزولیوشن مسلمان وائس چانسلر کے تقرر کی نسبت ہے تو دوسرا فارسی میں ایم۔ اے کی ڈگری عطا ہونیکے متعلق اور ایک اور مسلمان انسپکٹر اور ڈپٹی انسپکٹر مقرر کئے جانیکے بارہ میں۔ علیٰ ہذا

ہین رہ کہ تو مے روی بہ ترکستان است

خالص تعلیمی مجالس

جو قومی مجالس خالص تعلیمی اغراض پر مبنی ہوں ان کا بڑا کام ہمارے نزدیک یہ ہونا چاہیئے کہ قومی درسگاہوں کو کیا بلحاظ تعداد کیا۔ بلحاظ شمار طلبا اور کیا بلحاظ امور انتظامی اور کیا بلحاظ نصاب تعلیم اسقدر ترقی و تقویت دیجائے کہ قوم اپنی تعلیم میں کسی کی دست نگر نہ رہے۔ بیسیوں برس سے قوم کا لکھوکھہا روپیہ اس کے اوقات عزیز اور اکابر ملت کی مساعی انکی قابلیت اور بہترین دماغوں کے نتائج فکر اس کانفرنس کی نذر بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔ لیکن اب تک تو وہ ثمرات دیکھنے میں آئے نہیں۔ جنکی بانیان کانفرنس توقع دلاتے رہے ہیں۔ اور یہی لیل و نہار ہیں۔ تو آئندہ بھی کیا امید ہو سکتی ہے؟

موہوم قومی یونیورسٹی

قوم قوم کا راگ گانے والے مسلمانوں کی پرواز خیال کا معراج کمال ایک مسلم یونیورسٹی سنا کرتے تھے۔ کہ کسی دن قایم ہوگی۔ اور اس شان کی ہوگی کہ قرطبہ و بغداد کے شاہی دارالعلوم بھی اس کے آگے ایک داستان پاستان ہی رہجائینگے۔ خدا کی شان دیکھیئے۔ کہ جو تھائی صدی تک سر توڑ کوششیں کر کے بھی مسلمان اپنی مراد کو نہ پا سکے۔ حالانکہ ان کے بالمقابل کل کی سی بات ہے۔ کہ یاران وطن انہی کی دیکھا دیکھی اسی خیال کو لیکر اٹھے اور نسبتاً گویا گنے دنوں کے اندر اندر اپنا مدعا ایک بڑی حد تک حاصل کر لیا۔ مقام عبرت ہے، کہ کبہی مسلمان ہر میدان میں پیش پیش ہوتے تھے۔ اور آج ہر طرف ناکامی و نامرادی ان کے گلے کا ہار نظر آتی ہے۔

ان واقعات کی تہ میں ایک پتے کی بات ہے

خانہ ساز لیڈروں کو اپنا مقتدا و پیشوا سمجھکر اور خدا و رسول صلعم کو پس پشت ڈال کر مسلمان کہلانے والوں کی شہرہ آفاق جودت تو ملیا میٹ ہو لی ہی تھی۔ کیونکہ وہ تو دراصل فراست ایمانی کی برکت سے محروم تھی۔ اور یہاں اب دنیا طلبی کی دھن میں دین و ایمان کی وہ اگلی سی قدر و قیمت ہی نہیں رہی۔ مگر افسوس کہ جودت کے ساتھ ہی قوت فکر اور فہم سلیم بھی انہیں خیرباد کہہ گئی ہے۔ ورنہ وہ اگر از راہ خدا ترسی غور کرتے تو اتنی بات کا سمجھ لینا کوئی بڑی مشکل نہ تھی۔ کہ اسی قرآن اور اسی شریعت کے ہوتے اس روز افزوں زوال اور ہر کوشش میں صریح ناکامی کی آخر کوئی وجہ تو ہوگی۔ کیسی صاف اور سیدہی بات ہے۔ کہ جب قوم کے انتہائی تنزل کے وقت ایک شخص اٹھکر یہ کہتا ہے کہ میں تمہاری اصلاح حال کیلئے خدا کیطرف سے کھڑا کیا گیا ہوں۔ تو اب ظاہر ہے کہ یا وہ جھوٹا ہوگا یا سچا جھوٹا یعنی مفتری و کاذب ہونیکی صورت میں تو اس سے بڑھکر ظالم اور دشمن دین کوئی نہیں۔ لہٰذا اتمام قوم کی مخالفت تو الگ رہی۔ خود خدائے غیور اسکے منصوبوں کو خاک میں ملانے

ناظرین غور سے پڑھیں

کے لئے کافی ہے۔ اور اگر وہ سچا ہے تو بالیقین خدا کی غیرت اسکے دشمنوں کو کبھی برومند وفلاح یاب ہونے دیگی۔ اور ان کے بالمقابل دن بدن ترقی و فروغ پاتا چلا جائیگا۔

اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ پچھلی چوتھائی صدی کے واقعات کو سنت اللہ و سنت انبیاء کے معیار پر پرکھ کر سوچیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوے میں سچا ہے یا اس کے منکر۔ مگر افسوس کہ امور دین میں کام آنیوالی عقل سلیم شیوہ انکار اور اباد و استکبار کے زبون اثر سے انہیں سے بہتوں کا ساتھ چھوڑ چکی

بیدالشی مسلمانونکی شدّی

فرخ آباد میں کچھ بیدائشی مسلمان وطنی دوستوں ...... کی کوشش متفقہ سے مرتد ہو گئے ہیں۔ اور سو سے زیادہ افراد بھی آمادہ ارتداد ہیں اس پر ایک ہمعصر اسلامی انجمنوں سے جو خدمت و اشاعت اسلام کی مدعی ہیں زور کے ساتھ باز پرس کرتا ہے۔ کہ اس ارتداد کی کیا وجہ ہے۔ اور وہ انجمنیں اپنے فرض سے کیوں غافل ہیں؟ اس کا یہ مطالبہ بظاہر تو واجبی ہے مگر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ جن صدہا انجمنوں نے بیسیوں برس سے اب تک اس خصوص میں کوئی قابل فخر یا طمانیت بخش کارنامے نہیں دکھلائے۔ ان سے آج یہ توقع ہی کیوں رکھی جاتی ہے کہ اپنے فرائض کما حقہ انجام دینگے پھر جبکہ بہتیرے علاقوں کے مسلمان باوجود بیدائشی مسلمان ہونے کے شعار اسلام سے مطلقاً کچھ سروکار نہیں رکھتے بلکہ انہیں بہتوں کے نام تک اسلامی نہیں۔ انکا مخالفین اسلام کی متفقہ کوشش سے کھلم کھلا مرتد ہو جانا کیا محل تعجب ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک مسلمان خدا کے برگزیدہ کی پیروی کر کے زندہ اسلام کے زیر سایہ نہ آئینگے انکی یہی افسوسناک حالت رہے گی۔ اور اسی قسم کے نت نئے صدمے ان کو سہنے پڑینگے جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے۔ اس کی مخالفت کسی قوم کو سازگار نہیں

لیگ آف ہیلپ

(ہم نوا انگریزی)

لاہور میں کچھ دنوں سے نیک دل اور ہمدرد بنی نوع یورپین خواتین نے مندرجہ عنوان نام کی ایک مجلس قائم کی ہے۔ جسکی ممبر لیڈی صاحبات لوگوں کے گھر پر جا جا کے انہیں پرورش اطفال اور حفظان صحت کے متعلق مفید مشورے دیتی ہیں۔ اور انکی ہمدردی زبانی باتوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ غرباء کے بچوں کو دودھ اور بعض ضروریات بھی اپنے خرچ سے مہیا کر دیتی ہیں۔ خدا تعالے ان نیک بی بیوں کو اس کار خیر کی احسن جزاء دے اور ہمارے ملک و قوم کی عورتوں کو بھی ایسے نیک کاموں کی توفیق عطا فرماوے

بد اندیش فرمائیں

جن بد اندیشوں کو انگریزوں کی قوم اور انکی حکومت سے خواہ مخواہ کی بیزاری ہو۔ انہیں خدا کا خوف کھانا اور یہ سوچکر اپنے دلمیں شرمانا چاہیئے کہ کیا ایسی قوم اور ایسی سلطنت سے بغض و عداوت رکھنا کسی شریف انسان کا کام ہو سکتا ہے؟ مندرجہ بالا لیگ نے جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کا تمہاری عورتوں کو تو درکنار کبھی مردوں کو بھی خیال آیا ہے؟ اور کیا اب بھی تم لوگ اس قوم و سلطنت کی قدر کرنے کے لئے تیار ہو یا نہیں؟ خدا تمہیں سمجھ دے۔ اور تمہاری آنکھیں کھولے؟

ہماری عورتیں!

"ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے"

مہذب اور تعلیمیافتہ لوگوں کی ہوشمند بی بیاں گھر گھر پھر کر ایسی عورتوں اور ان کے بچوں کی تندرستی و امداد کا بندوبست کرتی پھرتی ہیں۔ جنسے انکا نہ کوئی رشتہ ہے نہ ناطہ۔ نہ وطن داری کا تعلق۔ نہ قوم یا بھائی برادری کا علاقہ۔ ایک ہمارے گھروں کی رونق شریف زادیاں ہیں۔ جنمیں سے ایک فیصدی بھی امید نہیں کہ ایسی قابل لیڈی ہمدرد بنی نوع اور روشن خیال ہو۔ ان کے سگھڑاپے اور لیاقت کے معراج تو یہ ہے کہ چولہا جھونک لیا۔ چند حوائج زندگی کے چیتھڑوں کو پورا کر لیا اور بس۔ حالانکہ اگر انہیں کچھ قابلیت ' ہوش و خرد اور اپنے نیک بد کی سوجھ بوجھ ہو تو کھٹیا رنی کی ڈیوٹی بہت تھوڑے معاوضہ پر دوسری غریب بہنوں سے لے سکتی ہیں۔ اور اپنا قیمتی وقت نسبتہً زیادہ ضروری اور فائدہ مند کاموں میں خرچ کر سکتی ہیں۔ مگر خرابی تو یہ ہے کہ صدیوں کی معاشرت کے اثر سے عورتیں تو اکثر اسبارہ میں سچ مچ معذور ہو ہی گئی ہیں۔ لیکن مردوں نے بھی اپنی اور انکی پوزیشن کو جہالت بیدینی اور خود غرضی و نفسانیت کے سبب سے کچھ سے کچھ بنا دیا ہے۔ اور زمین پر قیامت صغریٰ بپا ہو رہی ہے۔ ملکوں اور قوموں کے حالات میں انقلاب عظیم رونما ہو رہا ہے۔ لیکن اس قوم کی قسمت کچھ ایسی گھوڑے بیچکر سو گئی ہے کہ کسی طرح جاگنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ دیکھئے کونسا بھاگوان دن ہوگا۔ جبکہ اسے اپنی حقیقی اصلاح حال کی فکر ہوگی۔ خدا ہی اس کی حالت سنوارے۔

KHILAFAT LIBRARY

یاد رکھو

صرف اعتقادات کی اصلاح اور عبادات میں مبالغہ کرنے سے کسی قوم کے دن نہیں پھرا کرتے۔ جب تک کہ اخلاقی و تمدنی امور یعنی حقوق العباد اور باہمی معاملات میں خود فراموشی و ناحق کوشی کی خطرناک بیماریوں سے چھٹکارا نہ ملے۔ اور سچی تقویٰ کا ماحصل بھی یہی ہے کہ حقوق اللہ کی برگذاشت کے ساتھ بنی نوع کے حقوق کی مراعات بھی کما حقہا ملحوظ رکھی جائیں۔ خاصکر اسلام میں تو اس اصول کو بہانتک اہمیت دی گئی ہے کہ اگر اس کا پابند اپنے امور دنیاوی کو احکام شریعت کے ماتحت ادا کرے تو وہ بھی داخل عبادات ہو جاتے اور کار ثواب بن جاتے ہیں۔

شکریہ احباب

میں ان لوگوں کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے میرے نکاح ثانی پر مجھے مبارکباد کے خطوط لکھے۔ خدا تعالے ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے۔ اس موقعہ پر میں مکرم بھائی اخونزادہ محمد افضل خان صاحب اسسٹنٹ سپکٹر پولیس کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے نہ صرف زبانی مبارکباد دی بلکہ خریدار دیگر عملی مبارکباد کا حق ادا کیا۔ جزاء اللہ احسن الجزاء۔ اگر دیگر دوست جناب اخونزادہ صاحب کیطرح توجہ فرماویں تو نور کیلئے ایک دو خریدار ہر ایک کا پیدا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے وہ نور کے کونسے خریدار ہونگے جنکے ایک سو احباب نہ ہوں اور پھر وہ ہی خوب دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دے صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے مگر سب دوست اخونزادہ صاحب کیطرح توجہ فرماویں تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال ایک ہفتہ میں ... نور

ایک آریہ اور مسلمان کی دلچسپ گفتگو

(گذشتہ سے پیوستہ)

بشمبر دیال:- خواہ کچھ بھی ہو جس طرح ہماری مذہبی دعاؤں میں بنی نوع انسان کا بھلا چاہا گیا ہے۔ اور کسی مذہب کی مذہبی دعائیں بنی نوع انسان کیلئے ایسا اعلےٰ نمونہ پیش نہیں کرسکتیں یہ فخر آریہ دہرم کو ہی ہے "

عبد الرحمن:- پنڈت صاحب بہتر ہے کہ آپ اس بات کو پردہ میں ہی رہنے دیں ورنہ اس میں بھی آپ بہت پریشان ہوں گے۔ پنجابی میں مثل مشہور ہے۔ کہ "ڈھکی رہجے تاں کوئی نہ بجھے"

بشمبر دیال:- نہیں! ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ کیا مجال کہ کوئی ہماری مذہبی دعاؤں پر حرف تو رکھ سکے؟ کیا کوئی جراءت کرسکتا ہے "

عبد الرحمن:- میں تو کہتا ہوں کہ آپ اس بات کے لئے اس قدر مصر نہ ہوں۔ مگر اب جبکہ آپ اس بات کے لئے اس قدر اصرار کر رہے ہیں تو میں مجبور ہوں کہ آپ کی ان مذہبی دعاؤں پر جو ابھی تک ناگری حروف میں ہی ہیں روشنی میں لاؤں امید کہ آپ مجھے معاف فرمائینگے۔ النور کے اوراق (الٹاکر) ملاحظہ فرمائیے۔ رگوید بھاشیہ مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی صفحہ ۷۲، رگوید کے پہلے اشٹک کے پہلے ادھیائے کے ساتویں ورگ کے پانچویں منتر کے پچھلے حصے کا بھاؤ ارتھ یا خلاصہ:- "اور جو ناستک نندک ادہورت منش ہیں۔ وے سب ہم لوگوں کے نواس استھان سے دور چلے جاویں کنتو نشچے کرکے اور دیشوں سے دور ہو جاویں ارتھات ادھرمی پرش کسی دیش میں بھی نہ رہنے پاویں "

ترجمہ:- جو لوگ ہمارے ہم خیال نہیں اور ویدوں پر یقین نہیں کرتے وہ سب لوگ ہم لوگوں کی جائے رہائش سے دور چلے جاویں اور نہ صرف ہمارے ملکوں سے ہی بلکہ اور ملکوں سے بھی دور ہو جاویں۔ یعنی وہ جو ویدوں پر ایمان نہیں لاتے کسی ملک میں بھی نہ رہنے پاویں۔ کیونکہ وہ ویدوں کو نہیں مانتے "

سبحان اللہ کیسی فراخدلی کی تعلیم ہے۔ کیا ایسی تعلیم کی بنا پر آپ عالمگیر عالمگیر ویدک دہرم پکار کر خوش ہؤا کرتے ہو "

بشمبر دیال:- آپ دوسرے مذہب پر تو نہایت دلیری سے اعتراض کرتے ہیں۔ پہلا پہلے اپنی مذہبی دعاؤں کو دیکھو جمیں اس سے کئی درجے بڑھ چڑھکر خطرناک دعائیں مانگی گئی ہیں "

عبد الرحمن:- خوب ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟ جیب سے مترجم نماز نکال کر) لیجئے شروع سے لیکر آخر تک پڑھ جائیے۔ اگر آپ ایک حرف بھی اس قسم کا دکھلاویں تو میں آپ کو ایکہزار روپیہ انعام دوں گا۔ ذرا سنئیے گا ہم لوگ جو دن میں پانچ وقت اپنے پروردگار کے آگے خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگتے ہیں وہ یہ ہے:-

ترجمہ:- خدائے رحمان ورحیم کے نام سے شروع۔ سب خوبیاں اللہ کو ہیں۔ جو سارے جہان کا رب ہے۔ رحمت عامہ اور رحمت خاصہ کا مالک ہے۔ روز جزاء کا مالک و مختار۔ اے خدا ہم تجھی کو پوجتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدہی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جنپر تو نے فضل کیا۔ نہ انکی جنپر تیرا غضب ہؤا۔ اور نہ گمراہوں کی "

KHILAFAT LIBRARY

بشمبر دیال:- ہاں یہ دعا تو بڑی مزیدار ہے باوجود مجھے آپ کی بہت سی باتوں اور عقیدوں سے اختلاف رکھنے کے میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس دعا نے میرے دل پر ایک خاص اثر کیا ہے۔ مگر ہمارے مذہب میں بھی بہت اچھی اچھی دعائیں ہیں "

عبد الرحمن:- میں پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ مصر نہ ہوں ورنہ آپ اپنی دعائیں سنکر سخت گھبرا جائینگے

بشمبر دیال (غصہ میں آکر) ہرگز نہیں قطعاً نہیں اگر ہو تو ظاہر کریں۔ مگر ابھی ابھی "

عبد الرحمن: بھائی جان گھبرائیے نہیں۔ ابھی ابھی لیجئے۔ (النور کا دوسرا ورق الٹاکر) سنئیے آریہ بھیے ونی کے چھٹے ایڈیشن مطبوعہ سمت ۱۹۵۶ بکرمی کے صفحہ ۵۰ پر آریہ سماج کے رشی اور مہارشی رگوید اشٹک اول ادھیائے ۴ ورگ ۱۰ اسکے منتر ۶ کا وکھیان یوں درج فرماتے ہیں:- "اور جو ناشتک ڈاکو چور بشواس گھاتی وستے لمپٹ ہنسا آدمی دوش یکت اتم کرموں میں وگھن ڈالنے والے سوارتھی سوارتھ سادھن میں تت پر ودیا ودھیا وردھی انار یہ منش وسرب اپکارک یگیہ میں بگھن ڈالنے والے ہیں ان سب ڈشٹوں کو آپ مول سمیت نشٹ کر دیجئے "

ترجمہ جو لوگ مورکھ یعنی ان پڑھ ہوں۔ سوارتھی یعنے خود غرض ہوں۔ گوشت خور یا شکاری ہوں اچھے کاموں میں بگھن ڈالنے والے ہوں ویدک علوم کے مخالف ہوں۔ ویدوں کی نندا کرنے والے ہوں اور ناستک ہوں۔ ان کی جڑیں تک غارت ہونی چاہئیں! واہ واہ

بشمبر دیال:- ہؤا کیا یہ کوئی بری دعا تو نہیں۔ برے لوگوں کو ہر ایک سچا مذہب برا ہی جانتا ہے۔ اس میں حیرت ہی کونسی ہے۔ کیا اس کے علاوہ بھی آپ کوئی اور نمونہ اس قسم کی دعا کا پیش کرسکتے ہیں "

عبد الرحمن:- کیوں نہیں! سنئیگا اور ذرا کانوں کے پردے کھول کر سنئیگا۔ ملاحظہ ہو۔ بھیے ونی سبھا صفحہ ۵۱:- "برھچریہ گرہست وان پرست سنیاس آدمی دھرم انوشٹھان برت ہرت وید مارگ وچھیدک اناچاریوں کو منیتھا یوگ شاسن کرو۔ جس سے وے بھی تیکچھا یکت ہوکے شِشٹ ہوں۔ اتھوا ان کا پران انت ہو جائے کیا ہمارے بس میں ہی رہیں "

مطلب:- جن لوگوں نے برہم چریہ گھرست وان پرست اور سنیاس نہ رکھا ہو ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں یا انکی زندگانی کا خاتمہ ہو جائے یا ہمارے غلام ہو کر رہیں

بشمبر دیال:- تو ہؤا کیا۔ اس میں کونسی بری بات ہے اس سے تو الٹی ہمارے مذہب کی خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں مخالف لوگ یا ہمارا مذہب قبول کریں۔ اور یا ہمارے غلام ہو کر رہیں۔ امید کہ اسلام میں بھی بہت سی ایسی دعائیں ہونگی "

آہ چراغ تلے اندھیرا

جاڑے کا موسم ہے اور ابر گھرا ہوا ہے۔ ابھی چند منٹ ہوئے کہ پانی کا ایک چھینٹا پڑ چکا ہے۔ اور اب خفیف خفیف ترشح ہو رہی ہے۔ سردی خوب شدّت پکڑ گئی ہے۔ اور ہاتھ پاؤں شدت برودت سے صرف سن ہی نہیں ہو گئے۔ بلکہ جکڑے جاتے ہیں۔ آسمان پر پھٹا پھٹا ابر چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ بعض بعض جگہ آسمان کے سفید سی بادل نیلگونی ہلکے ٹکڑے ابر کے آڑ سے نمودار ہیں۔ آفتاب کا کہیں پتہ نہیں۔ سردی کی شدت سے نیچر پر ایک خاموشی طاری ہے۔ لوگ کواڑ بند کرکے مکان کے بھیتر انگیٹھیاں سلگا رہے ہیں۔ اور بعض شوقین گرم گرم چائے کی پیالیاں پی رہے ہیں۔ مگر بعض ایسے زندہ دل بھی ہیں کہ جو ذرا منہہ تھمنے سے چھتری ہاتھ میں لیکر اور کوٹ وغیرہ اوڑھ کر سڑکوں پر مٹر گشت لگا رہے ہیں ان زندہ دلوں میں ہمارے معزز دوست میاں عبدالرحمٰن اور پنڈت بشمبر دیال بھی ہیں جو ایک بارہ دری کے دالان میں ٹہل رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی زور زور سے باتیں کر رہے ہیں۔ بھلا آؤ دیکھیں تو سہی کہ اب یہ مذہبی شیدائی کس مسئلہ پر اپنی طبع آزمائی کر رہے ہیں۔

بشمبر دیال:۔ خواہ کچھ بھی لوگ اس بات کو مان گئے ہیں کہ جیسی اعلےٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم آریہ دہرم میں ہے آج روئے زمین پر کوئی مذہب اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ یہ فخر صرف آریہ دہرم کو ہی ہے۔

عبدالرحمٰن:۔ پنڈت صاحب میں پھر آپ کو یہی رائے دونگا کہ آپ مذہبی امور میں ایسی یکطرفہ ڈگری نہ دیا کریں کیونکہ اس سے دوسرے انسان کو خواہ مخواہ بھی جوش آجاتا ہے۔

بشمبر دیال:۔ مذہب ہمارا اوڑھنا مذہب ہمارا بچھونا۔ مذہب ہماری جان۔ مذہب ہماری روح رواں۔ پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں مذہبی امور سے خاموشی اختیار کرلوں۔ ہاں اگر آپ میں حوصلہ ہے تو آپ میری باتوں کا رد کریں مذہ

عبدالرحمٰن:۔ ہونگی اور ہیں! میں بڑا فرق ہے۔ اگر آپ کو معلوم ہے تو آپ ذرا ظاہر فرمادیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ آپ ہرگز ہرگز ثابت نہ کرسکو گے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ ۔ یعنے دین میں کوئی زیادتی نہیں! اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا یعنے یہ نصیحت ہے جو چاہے اسے اختیار کرے۔ پھر یہ لکھا ہے وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ تو کہہ دے یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس جو چاہے اس کو مان لے جو چاہے نہ مانے “

الغرض آریہ دھرم میں بہت کثرت سے دعائیں آئی ہیں جنمیں زبردستی اپنے مذہب میں لانیکی ہدایت کی گئی ہے۔ بہت سی دعائیں تو میں آپ کو سنا چکا ہوں۔ اگر اس سے آپکی تسلی نہیں ہوئی تو لیجیئے اب اور سنئے۔ ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۱۴۷ پر لکھا ہے:۔ کہ دُشٹ پرش کے مارنے میں ہنسا کو پاپ نہیں ہونا چاہیئے۔ پرسدھ مارے جاہے اپرسدھ کیونکر کرودھی کو کرودھ سے مارنا جانو کرودھ کی کرودھ سے لڑائی ہے“ یعنے دُشٹ آدمیوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا۔ خواہ کھلم کھلا قتل کرے۔ خواہ چھپ چھپا کر“

KHILAFAT LIBRARY

بشمبر دیال:۔ اس میں اعتراض ہی کا ہے کا۔ پاپی اور گنہگار واقعی واجب القتل ہیں“

عبدالرحمٰن:۔ اگرچہ بیچارے پاپی اور گنہگار نہیں۔ وہ بیچارے کس حکم کے ذریعہ پاپی ٹھیرتے ہیں“

بشمبر دیال:۔ دعوے بے دلیل ہے کس طرح ذرا کوئی حوالہ تو دیجیئے گا“

عبدالرحمٰن:۔ اگر آپ پہلے حوالوں سے سیر نہیں ہوئے تو لیجئے اور حوالے بھی سن لیجئے۔ آریہ بھے ونی سبھا کے چھٹے ایڈیشن کے صفحہ ۲۶۸ پر یجر وید کے چھٹے ادھیائے کے ۲۲ و ۲۶ و ۲۳ و ۲۳ منتر کے حوالہ سے یہ بیاکھیان دیا گیا ہے۔

”اور ہم سے دویش اپریتی شر دتا کرتا ہے۔ تتھا جس دُشٹ سے ہم دویش کرتے ہیں ہے نیا کارن اس لئے یور دوکت پران آدمی پربل کول دکھ کارک ہی ہوں“

ترجمہ:۔ جو ہم سے انتقام لیتا ہے اور وہ جو ہمسے محبت نہیں کرتا۔ یا ہم سے دشمنی کرتا ہے اور جس دُشٹ سے ہم دشمنی کرتے ہیں۔ اے انصاف کرنے والے پرمیشور (انصاف کی بھی کوئی حد رہ گئی ہے؟) اس کے لئے مذکورہ بالا پران وغیرہ یعنی پران پانی علم یا ودیا اور دوائی وغیرہ سب ناموافق اور دکھ پہونچانے والے ہی ہوں“

بشمبر دیال:۔ جو نیک لوگوں سے محبت نہیں کرتا وہ تباہ ہونے کے قابل ہے۔ اس میں اعتراض ہی کا ہیکا

عبدالرحمٰن:۔ اچھا اگر اب بھی آپ کی تسلی نہیں ہوئی تو لیجئے ایک اور رحمدلی کی دعا سن لیجئے:۔ اسی طرح آریہ بھے ونی کے ۸۵ صفحہ پر رگوید کی پہلے اشٹک کے تیسرے ادھیائے کے دسویں ورگ اور چودہویں منتر میں یہ صاف طور سے لکھا ہے۔ جو آدمی ہمسے دشمنی کرتا ہے وہ جل بل کر راکھ ہو جائے“

بشمبر دیال:۔ ہاں لکھا ہے تو افسوس ہی کا ہے بھلا اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے مذہب میں رحمدلی نہیں۔ ہمارا مذہب تو رحمدلی سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے!

عبدالرحمٰن:۔ بہت اچھا اگر رحمدلی اسی کا نام ہے تو اس رحمدلی سے × × × × × × × × اچھی“

بشمبر دیال:۔ خواہ کچھ ہی ہو جسطرح آریہ دہرم اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ آج روئے زمین پر کوئی مذہب اسکی اعلیٰ اخلاقی تعلیم سے ٹکّا نہیں کھا سکتا“

عبدالرحمٰن:۔ بہت اچھا کسی روز آپ کی اخلاقی تعلیم پر بھی نظر ڈالونگا۔

بشمبر دیال:۔ ہاں بڑی خوشی سے دھرم کے معاملہ میں بہت چھان بین سے کام لینا چاہیئے“

عبدالرحمٰن:۔ بیشک ضرور اشد ضرور یہ ایمان کا سودا ہے مخول نہیں“

بشمبر دیال:۔ جیب سے گھڑی نکالکر اوہ بارہ بج گئے اب تو فوراً گھر کو چلنا چاہیئے اور چاند بھی غروب ہوگیا۔ ہر طرف بھیانک تاریکی چھائی ہوئی ہے نیچر پر ایک ہو کا عالم طاری ہے ایسے بھیانک سین میں یہ دونو مذہب کے شیدائی مکان کو قفل لگا کر اپنے گھر کو چلدیئے“

KHILAFAT LIBRARY

ناممکن ہے کہ میں اپنی دہن سے باز رہوں"

عبد الرحمن:۔ بہت اچھا تو پھر ذرا فراخدلی سے سنیئگا۔ لاہور کے پرانے اور مشہور آریہ سماجی مہتہ رادھاکشن صاحب اپنی کتاب موسومہ بہ تاریخ آریہ سماج مطبوعہ ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۸۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ آریہ سماج کے انعقاد کے بعد عرصہ تک لوگوں میں کھنڈن اور منڈن کا شوق تھا۔ کئی سالوں تک انہوں نے اپنی زندگی کو پوتر بنانے کے طرف توجہ نہیں کی" اب اس پر زیادہ حاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں۔ جو لوگ دوسرے مذہب کی رد میں اپنا سارا زور لگا رہے ہیں اور خود اپنی زندگی کو پوتر بنانے کی فکر میں نہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ لوگ کس زینہ پر ہیں"

بشمبر دیال:۔ ہمارا یہ اصول تو اخلاق کا ممد ہے ہمارے دلوں میں بنی نوع انسان کے لئے اس قدر بےبلاگی کی تڑپ ہے کہ ہم برسر بازار دیگر مذاہب کی برائیاں ظاہر کرنے سے نہیں چوکتے۔ جو ہماری اخلاقی جراءت کا نتیجہ ہے۔

عبد الرحمن:۔ بہت خوب یہی اخلاقی جراءت ایک یا دوسری وجہ سے خود اپنے معاملات میں بالکل بدل جاتی ہے۔ کیونکہ اسی صفحہ پر لالہ رادھاکشن صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:۔ مگر آریہ سماج کا یہ طریق ہے کہ وہ ایسے آدمیوں کو جو سوشل رتبہ میں ذی عزت ہوں اپنا عہدہ دار بنانے کا ساعی رہتا ہے۔ جو ایسے آدمی بسا اوقات نیک چلن سے دور ہوتے۔ ان کی زندگی کا اثر سماجک پرچار اور اس کے عشق کو وسعت دینے میں سم قاتل کا اثر رکھتا ہے" دیکھا کیسی اخلاقی جراءت ہے۔

بشمبر دیال:۔ بیشک یہ مرض ایک حد تک پھیلا ہوا ہے مگر یہ مرض تو عام طور پر کم و بیش ہر ایک مذہبی سوسائٹی میں موجود ہے اس سے آریہ دھرم پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔

عبد الرحمن۔ پھر آپ اور لیجئے لالہ منشی رام صاحب سیتہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۱۲۔ سمت ۱۹۶۳ بکرمی میں لکھتے ہیں۔ کہ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ آریہ سماجوں کے اندر عموماً عملی زندگی کی جدوجہد دکھائی نہیں دیتی۔ مگر آج الٹا چور کوتوال کو ڈانٹتا ہے۔ اور بیسیوں اس کے مددگار کھڑے ہو جاتے ہیں ایسی گری ہوئی حالت میں بہ نیک نکتہ چینی سے بھی بجائے فائدہ کے نقصان پہونچتا ہے" سبحان اللہ کیسی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم ہے۔ اس واسطے میں کہتا ہوں کہ آپ اس امر کی نسبت زیادہ اصرار نہ کریں۔

بشمبر دیال:۔ واہ صاحب ہماری سماج کو کسی شخص کی ذاتی زندگی سے کیا غرض ہے۔ آپ کو ہمارے اصولوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کسی کی بری مثال سے ویدک دہرم پر حرف نہیں آسکتا۔ کیونکہ ہماری عظمت تو ہمارے اصولوں سے ہے"

عبد الرحمن:۔ بندہ پرور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور دوائی اپنی تاثیر سے۔ مذہب کسی کتاب کے ورقوں کو رونق دینے کے لئے نہیں۔ بلکہ عمل کیلئے ہے ایسا کبھی ہو نہیں سکتا کہ کوئی چشمہ دراصل آب حیات کا ہو۔ گر اسکی تاثیر الٹ ہو۔ یا کوئی دوائی دراصل تو عمدہ اور پرتاثیر ہو۔ مگر کسی کی مرض کو دور نہ کرے۔

بشمبر دیال:۔ ایسی مثالوں سے کیا غرض ہے۔ ایسے نمونے کم و بیش آپ ایک ہر مذہب میں پائینگے۔ جس سے اس مذہب پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ مزا تو جب ہے کہ ہماری کتابوں سے آپ کوئی نقص یا سقم ثابت کریں"

عبد الرحمن:۔ میں پھر آپ کی خدمت میں یہی عرض کرونگا کہ آپ مذہبی کتابوں کا نام نہ لیویں۔ کیونکہ جب میں آپ کی مذہبی کتابوں سے ظاہر کرونگا تو آپ میں سننے کی تاب نہ رہے گی۔

بشمبر دیال:۔ ہرگز نہیں۔ قطعاً نہیں۔ ایشور نے ہمیں شانت سبھاؤ (صابر دل) بنایا ہے۔ ہم کچھ گوشت خور تھوڑا ہی ہیں۔ جو ذرا ذرا سی بات سے آپے سے باہر ہو جاویں۔

عبد الرحمن:۔ بہت اچھا آپ نے خواہ مخواہ گوشت خوری کا ذکر بیچ میں چھیڑ دیا ہے۔ آپ ستیارتھ پرکاش مصنفہ رشی دیانند کے پہلے ایڈیشن کے ۱۱۔ صفحہ پر ملاحظہ فرماویں۔ کہ وہاں گوشت خوری کو جائز قرار دیا ہے۔ پھر آپ ملاحظہ فرماویں ستیارتھ پرکاش کا دوسرا ایڈیشن مطبوعہ ۱۸۸۴ء کے صفحہ ۲۲۶ پر جہاں جگہ مردہ انسان کا گوشت کھانیکی ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ اصلی عبارت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ غور سے سنیں:۔ "یہ راج پرشوں (اہلکاران سلطنت) کا کام ہے۔ کہ جو ہانی کارک (نقصان دہ) پشو و منش (حیوان یا انسان) ہوں راجہ ان کو ڈنڈ دیں۔ (یعنی بادشاہ ان پر جرمانہ کرے) اور اگر نہ سمجھیں تو پھر ان بھی بہوکت کر دیں (مار ڈالیں)

سوال:۔ پھر کیا ان کا مانس پھینکدیں؟

جواب:۔ چاہے پھینکدیں چاہے کتے وغیرہ گوشت کھانے والے جانوروں کو کھلا دیں۔ یا کوئی مانس آہاری (گوشت کھانے والا آدمی) کھا لیوے۔ تو بھی کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔

سبحان اللہ۔ کیسی اخلاقی تعلیم ہے اور لو اور انسان کو انسان کا گوشت کھلانیکی ہدایت۔ واہ واہ کیسی اعلیٰ اخلاقی تعلیم ہے۔

بشمبر دیال:۔ دراصل یہ کاتب کی غلطی ہے ورنہ سوامی صاحب تو ہرگز ہرگز ایسی ہدایت نہ دیتے۔

عبد الرحمن:۔ اجی یہ تو دوسری بلکہ تیسری دفعہ کا ایڈیشن ہے۔ اگر غلطی ہوتی تو پہلے میں نہیں دوسرے میں دوسرے میں نہیں تیسرے میں تو ضرور ہی ازالہ کر دیا ہوتا۔ یہ غلطی ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی؟"

بشمبر دیال:۔ شاید ایسا ہو مگر میرا اپنا خیال تو یہی ہے۔ کہ یہ کاتب کی غلطی ہوگی۔ خیر اخلاقی تعلیم کا یہی ایک پہلو تو نہیں۔ اور بھی بہت سے پہلو ہیں۔ دیکھئے جیسے باہمی پریم اور محبت کا بیج سوامی جی نے بویا ہے۔ آجتک کسی مذہبی ہادی اور رہبر نے نہیں بویا۔

عبد الرحمن:۔ بہتر ہے کہ آپ اسکے لئے بھی زیادہ اصرار نہ کریں۔ ورنہ مثل دیگر مسئلوں کے اس میں بھی آپ کو پریشان ہونا پڑے گا"

بشمبر دیال:۔ ہرگز نہیں قطعاً نہیں آریہ سماج کو یہ فخر ہے کہ اس نے بنی نوع انسان میں پریم اور محبت کا بیج بویا ہے

عبد الرحمن:۔ بہت اچھا۔ مگر مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۱۷ء کا نور تو ختم ہو چکا ہے انشاء اللہ ۳ مارچ کے نور میں اس امر پر روشنی ڈالونگا"

(ابو اداب عرفانی)

علمی دُنیا

ریویوز

KHILAFAT LIBRARY

احمدؐ

اللہ تعالےٰ جزاء خیر دیوے۔ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحبان کو جو رات دن اشاعت اسلام کے اہم فرض میں منہمک رہتے ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے لئے اپنے سینہ میں ایک پرجوش اور بے قرار دل رکھتے [illegible] حال ہی سیٹھ صاحبان [illegible] کرامیں [illegible] انگریزی میں ۲۱۶ صفحہ [illegible] ایک خوبصورت رسالہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کیلئے شایع کیا ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود اور مہدی کے دعوے کو کما ینبغی آشکارہ اور مبرہن کیا گیا ہے۔ سیٹھ صاحبان نے جو اقتباسات حضرت صاحب کی تحریرات سے انتخاب کئے ہیں وہ واقعی برمحل اور قابل تعریف ہیں۔ غرضیکہ سیٹھ صاحبان کرام نے انگریزی پبلک تک حق اور صداقت کا پیغام پہونچانیکے لئے اہتمام حجت سے کام لیا ہے۔ قیمت درج نہیں شاید مفت یا اصل لاگت پر۔ اس مفید کتاب سے مستفیض ہونیکے لئے دوست حسب ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:۔
سیٹھ عبد اللہ الہ دین بلڈنگس اکسفورڈ اسٹریٹ سکندر آباد

قبولیت دُعا کے طریق

واقعی منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل نے بنی نوع انسان پر [illegible] احسان کیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے دعا کرنے کے وہ طریق جو حضور پرنور نے رمضان مبارک [illegible] کے خطبہ [illegible] فرمائے۔ ان طریق کو عمل میں لانے سے ہر ایک انسان کی دعا درگاہ ایزدی سے شرف قبولیت حاصل کر سکتی ہے۔ کو قلمبند کر کے ایک خوبصورت ٹریکٹ میں چھپوایا۔ قیمت صرف ۲ر۔ یقیناً یہ نایاب ٹریکٹ موتیوں کے مول بھی سستا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اسکی کاپیاں کثرت سے خرید کر اپنوں اور بیگانوں میں مفت تقسیم کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ منشی غلام نبی صاحب قادیانی قادیان ضلع گورداسپور

دیو سماج کا ایک ٹریکٹ

دیو سماج کے بانی پنڈت ستیا نند اگنی ہوتری صاحب کا ایک لیکچر جس کا عنوان "انسان کے لئے ادنیٰ طاقتوں کی غلامی سے نجات اور اعلیٰ طاقتوں میں نشو ونما پانے کی ضرورت" نامی ٹریکٹ کی صورت میں بغرض ریویو پہونچا۔

ہم نے پڑھا اور یہ رائے قایم کی کہ اگر اس قادر ذو الجلال والاکرام کی جگہ ایک عاجز [illegible] انسان جسکی ہستی ایک پانی کے بلبلہ سے زیادہ نہیں ہے نہ دیجائے تو یہ ٹریکٹ اچھا ہے علاوہ ٹائٹیل کے ۴۲ صفحات کا ٹریکٹ قیمت صرف ۲ر

طبی مشورہ

نامی ۱۶۴ صفحات کی کتاب حکیم ستیا رام دت کوراج کو برنجن نے واقعی ملک پر بے بہا احسان کیا ہے۔ یقیناً اس مختصر سی کتاب میں مصنف صاحب نے طب اور حکمت کا عرق نچوڑ کر رکھ دیا ہے اور ہر ایک بیمار کے علاج کے لئے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ جب یہ کتاب میرے پاس ریویو کے لئے پہونچی تو اس وقت میرا بچہ بخار اور پیچش میں سخت مبتلا تھا۔ اور بہت ہی کمزور اور نحیف ہو چکا تھا۔ جب میں نے اس کتاب کی اوراق گردانی کی تو میں نے اس کتاب کے ۱۵۹ پر پیچش کیلئے نسخہ درج پایا۔ پہلے سدہ اور گرہ کو کسٹرائیل سے دور کردہ پھر ذیل کا سفوف ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام دو۔ گل دھاوا ۶ ماشہ۔ پوست خشخاش ۶ ماشہ۔ دھنیا ۶ ماشہ۔ رال ۶ ماشہ گوند کتیرا ۶ ماشہ۔ کتھ ۶ ماشہ۔ مصری یا کھانڈ ۲½ تولہ [illegible] نسخہ کی [illegible] ایک [illegible] بچہ کی [illegible] بہت دیدی۔ بخار کی [illegible] باقی رہی۔ مصنف صاحب کی خدمت میں لکھا گیا۔ آپ نے چند گولیاں بھیجیں۔ خدا کے فضل سے ان گولیوں سے دو دن میں ہی بچہ کا بخار اتر گیا۔ میں ضرور سفارش کرتا ہوں کہ اس مفید کتاب کا ہر ایک کنبہ والے گھر میں ایک ایک نسخہ ہونا ضروری ہے قیمت صرف ۴ر

ملنے کا پتہ: مہیتہ ستیا رام دت کوراج کو برنجن ادویہ ادشد [illegible] صدر بازار راولپنڈی

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

یہ حضرت مسیح موعود کی وہ تقریر ہے جو حضور پرنور نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء کو فرمائی۔ اس تقریر بے نظیر کو میاں عنایت اللہ صاحب بدوملہی جو ایک درویش لڑکا ہے نے اپنی طاقت اور ہمت سے بڑھکر کام لیا۔ اور احباب کرام تک اس بے نظیر تقریر کو پہنچانے کے لئے خوبصورت لکھوائی اور خوبصورت کاغذ پر چھپوایا۔ احباب کرام کو ضرور اگر زیادہ نہیں تو ایک ایک کاپی خرید کر جہاں ایک طرف حضرت کے ارشاد سے مستفید ہوں۔ وہاں دوسری طرف ایک درویش کی حوصلہ افزائی کر کے ان کی دعائیں حاصل کریں۔ قیمت صرف ۱ر ملنے کا پتہ: میاں عنایت اللہ بدوملہی قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

قطرات عطر

یہ وہ مفید ترین ٹریکٹ ہے۔ جو ہمارے معزز دوست ماسٹر احمد حسن صاحب فریدآبادی سابق ایڈیٹر پیغام صلح اور الفضل نے کمال خلوص سے شایع کیا۔ تبلیغ احمدیت اور لاہوری مہربانوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ہے۔ درحقیقت اس ٹریکٹ میں ماسٹر احمد حسن صاحب نے دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اور یہ عطر ماسٹر صاحب نے اس صفائی سے کھینچا ہے کہ باوجود یہ قطرات عطر دریا دلی سے چھڑکے گئے ہیں۔ مگر کیا مجال کہ کاغذ پر کہیں نام کو تو دھبا آیا ہو۔ کمال ہو تو ایسا۔ کسی عطار سے اچھے سے اچھے عطر کی تعریف دریافت کریں۔ تو وہ یہی کہیگا کہ اچھا عطر کبھی داغ نہیں دیتا۔ سو واقعی اس معیار پر ماسٹر صاحب کا کشیدہ عطر سب عطروں کو مات کر گیا ہم تو ماسٹر صاحب [illegible] کمال کے قایل ہو گئے باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۰ر ملنے کا پتہ ماسٹر احمد حسین فریدآبادی قادیان

ملفوظات حائری

اسکے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے:۔ تقریر صدر المفسرین [illegible] الملت والدین حجۃ الاسلام والمسلمین [illegible] سرکار شریعتمدار علامہ السید علی الحائری صاحب

مجتہد پنجاب ۔ ہم نے اس تقریر کو سرسری نظر سے دیکھا مفصل تو انشاء اللہ تعالےٰ اپنے کسی آیندہ اشو میں کرینگے۔ اس تقریر میں مولانا سید علی حائری نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مصائب کی داستان اس رنگ میں پیش کی ہے۔ کہ ایک دفعہ پتھر دل بھی نرم ہو جاوے بعض امورات میں ہمیں اختلاف ہے جسپر اپنے آیندہ اشو میں انشاء اللہ تعالےٰ مفصل روشنی ڈالینگے۔ یہ رسالہ ۲ر کے ٹکٹ بھیجنے پر سید محمد رضی محمد زکی کی مبارک حویلی لاہور سے مل سکتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

کاشف حقیقت

یہ مختصر سا رسالہ ہمارے دوست میاں محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور نے لکھا ہے جس میں لاہوری مہربانوں کے موٹے موٹے اعتراضات جن کو بیکر وہ اور لوگوں میں ہماری نسبت بدظنیوں کے طومار باندھتے ہیں کے جوابات حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات سے نہایت ہی احسن طریقہ سے دیئے گئے ہیں۔ اس مختصر رسالہ کو ایک دفعہ ہر ایک احمدی دوست کو ضرور پڑھ جانا چاہیئے۔ قیمت درج نہیں شاید مفت ہو۔

ملنے کا پتہ:۔ میاں محمد یوسف سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور۔

عاشق کا جنازہ

اس مختصر سے ٹریکٹ میں عیاشی کے بُرے نتائج کو پنجابی زبان میں نہایت عمدگی سے آشکارہ کیا گیا ہے قیمت ۲ر بہت زیادہ ہے

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر خوشدل اینڈ کو کنجاہ

مباحثہ مالیر

مابین مولوی محمد محسن احمدی و مولوی انعام رسول۔ اس ٹریکٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت قرآن اور حدیث سے مدلل پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس کے جواب کیلئے مولوی انعام رسول کو چیلنج دیا گیا ہے کہ اگر وہ اس کا جواب دیں ۵۰ روپیہ انعام دیا جائیگا ٹریکٹ قابل دید ہے۔ قیمت اور ملنے کا پتہ: درج نہیں ہمیں مفتی صاحب نے دیوبند کے لئے بھیجا ہے۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب قادیان سے ہی ملتا ہوگا۔

جواب شہادت

میاں محمد یمین صاحب تاجر کتب قادیان نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے جوابات دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو نہایت عمدگی سے ظاہر کیا گیا ہے امید ہے کہ مولوی گنگوہی صاحب بھی پڑھکر لوٹ پوٹ ہو گئے ہوں گے۔ قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ وہی میاں محمد یمین تاجر کتب قادیان ضلع گورداسپور

گلستان کا اردو ترجمہ

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور اخلاقی کتاب گلستان اسقدر مقبول عام ہوئی ہے کہ اس وقت تک دنیا کی مختلف دیسی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اب مولوی فیروزدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور نے مصنف مترجم و مؤرخ کتب ادیب دلدار بخش نے اسکا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ صاف سلیس اور بامحاورہ

نظم

(از رشحات قلم حکیم محمد قاسم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ)

اے میرے محسن میرے ہادی میرے پروردگار
میں تو تھا نابود تو نے بود مجھ کو کر دیا
کون گن سکتا ہے احسان تیرے ای میرے کریم
یاد جب آتا ہے مجکو وہ طفولیت کا حال
پھر بڑا آیا اور بڑھایا عقل بخشی مال و زر
پھر بنایا اور سجایا آسماں با مہر و ماہ
یہ زینت آسمان بھی ہیں اور خادم انسان بھی
انکی تاثیرات سے کانیں بنیں اور میوجات
یہ سبھی انعام ہمپر صفت رحماں سے ہوئے
کون ناشکر انسان جس سے یہ سوچ بنا

بیکار دے بے بربادی لسنے ہو اتار ا پھر ران
یہ باغ اب سرسبز ہے ہیں پھول پھل اسکے سدا
کہتے ہیں شاہ سکندر طلب میں آب حیات
جب لگا پینے وہ پانی دیکھا اک کوا وہاں

تجھ ہی سے مجکو ملا ہے یہ جو ہے سب برگ و بار
تیرے فضلوں سے ہیں انسوں میں لگا ہوں شمار
میرے ہر ذرہ پہ ہیں احسان تیرے بیشمار
نہ عقل نہ علم نہ سمجھ تھی نہ روزگار
گھر دیا پھر بھر دیا فضلوں سے اپنے بیشمار
پھر مزین کر دیا اس کو ستاروں سے ہزار
اثار انکے خلق میں خالق رکھے ہیں صد ہزار
جن پہ ہے انسان کی ہستی کا سبھی دارومدار
غافل از خالق ہیں وہ کہتے جو ہیں کرم دکار
معدوم پھر ہوتا نہیں کیوں جب تم بنے کلیجی یار

اب پڑھو قرآن اگر خدا سے ہو تم کو پیار
آب حیواں کی ہیں نہریں چلتی اسمیں بیشمار
گھس گیا تھا غار میں لشکر سمیت ہو کر سوار
پیے پر وہ بے زور تھا وہ جلنے اپنے تھا بیزار

شاہ سکندر نے جو دیکھا اور سنا اسکا وہ حال
ممکن ہے یہ کشف میں ہو اس کو دکھلایا گیا
ہاں نہ کر تو بدگمانی یہ حقیقت کا ہے راز
حب مال و جاہ و حشمت زینت فرزند زن
کوا جو دیکھا وہاں وہ دشمن انسان ہے
ساغر پر آب ہیں ساقی میاں محمود ہے
ورنہ پھر پچھتاؤ گے تپش کے ماخوذ ہو
کیوں فلک پر جوش ہے باعث غضب کا ہے کیا
یہ خاص اس کا فضل تھا ہمپر ہوا پیدا نبی
کانٹے جس راہ کے بنے ہو وہ تو ہو خالق کی
غار سے کہتی ہو تم جہد کا تھا ہونا ظہور
ہر طرف تھا سیل ظلمت ہر سو تھا شور ضلال
آنکھوں کو کھولو ذرا باقی اگر کچھ نور ہے
بغض دنیا ترک جکی تھی سرد تھا اسکا جسم
مردے پھر جینے لگے اندھوں کو پھر آنکھیں ملیں
جلد بھاگو اور بھاگو پی لو آب زندگی

پھینک کر پانی کو اس میں پھر ہوا واپس فرار
پھر رفیقوں پر ہوا اسنے کر دیا یہ آشکار
غار ہے وہ غار دنیا تین ہیں اسکے پہاڑ
ان سے آگے بڑھ تا دیکھے پھر فرقان آشکار
ہے وہ پرانا لعنتی راندہ ہوا از کردگار
پی لو تم اس کو پیارے ہے یہ حکم کردگار
آسماں سر پر کھڑا ہے کھینچ کر اپنی کٹار
ہو گیا جھٹلانے احمد کے وہ خالق بیزار
ہونا تھا اسکا معاون تم بنے ہو راہ کے خار
ہمت تھا ہو راہ میں جا کر جہدی پا کر جہاں تسپر کر نثار
غار سے ہی ہو وہ نکلا نہ غار تھی تاریکی تار
وہ ہی نکلا مہر اسوارج ظلمتوں کو پھاڑ پھاڑ
دنیا کے کونوں تلک کونیں ہی اسکے آشکار
اب تو پھر چلینج لگی خشکی گئی آیا اصرار
آب حیواں کی ہیں نہریں پھر لگی جینے ہزار
گھاٹ پر فضل عمر یادگے فضل کردگار

۱۲۱۶

نوٹ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۷ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلاقیمت و محصول بھیجی جاتی ہے

اگر

آپ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلادیں کلیجہ کی کمزوری دکھائی دے لاغری کو دور کرنا چاہتے ہو تو

لال شربت

پلاؤ - پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک دوا یکساں فائدہ کرتی ہے پینے میں شیریں اور رنگ میں سرخ ہونے کی وجہ سے لڑکے خواہش سے پیتے ہیں

آپ بھی اپنے بچے کو استعمال کراکے آزمایش کریجئے قیمت بارہ آنہ ۱۲ فی شیشی محصولڈاک ۳ر

KHILAFAT LIBRARY

۱۲۲۶

نوٹ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۷ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلاقیمت و محصول ڈاک بھیجی جاتی ہے

ہمیشہ [illegible]

آپ [illegible]

Amritsar امر

صاف رکھنا ضروری ہے

برمن کا آئی اوڈائڈ سالسہ مفید ثابت ہوا ہے - اس میں کسی چیز کا پرہیز نہیں یہ سالسہ صاف کر اس میں پوٹاس ای روڈ اڈ وغیرہ کئی ایک آزمودہ ادویات ملا کر بنتا ہے اسلئے تمام سالسوں سے زیادہ مفید ہے - گرمی آتشک کٹھیا وغیرہ یا پارہ ملی ہوئی ادویہ کے استعمال سے خون بگڑ گیا ہو تو اسکو استعمال کیجئے خون بگڑنے کی دو وجہ ہے آتشک و کٹھیا ایسے عارضی ہیں یا پارہ ملی ہوئی ادویات استعمال کرنیسے خون بگڑ جاتا ہے - پوری حالت فہرست منگا کر دیکھئے -

قیمت ع محصول ۶ر

30 A.M 21 FEB 17

طیار کردہ حکمائے دہلی

آنکھوں جیسی نعمت عظیمہ کو اشتہاری ادویات سے خراب نہ کیجئے -

سرمہ سیاہ برائے استعمال روزانہ قیمت ۳ر

سرمہ سفید - پھولا - جالا دھندہ غبار کو دور کرتا ہے قیمت ۸ر

[illegible] و - ایک دفعہ میں آرام قیمت ۸ر

[illegible] بیماریوں کیلئے معجزہ ہے - ناخنہ [illegible] دور کرتا ہے قیمت ۱۲ر

سرمہ نایاب - جواہرات سے ہزار ہا درجہ قیمتی ایک دفعہ استعمال کیجئے قیمت ۸ر

اکسیر معدہ - طب یونانی کا نچوڑ نمک سلیمانی یا اجوائن نہیں ہے قیمت ۸ر

ہمارے کارخانہ کے طیار کردہ بوٹ وغیرہ کی فہرست طلب کیجئے

جوندا ال کمپنی منٹگمری

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶۹۵ - تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تریاق امراض نسوان

ظاہر ہے کہ اشتہارات ہمیشہ رنگین اور مبالغہ آمیز اور زمین و آسمان کے قلابے ملانیوالی عبارات کا التزام اشتہار دینے والوں کی مدنظر رہتا ہے - کبھی بھی حقیقت الامر کا اظہار ملحوظ و مقصود نہیں ہوتا - اسلئے میں بفضلہ تعالےٰ اشتہاریوں کے عام مذکورہ بالا شیوہ سے احتراز کر کے صرف حقیقت الامر کا اظہار کرتا ہوں - کہ

(۱) جو مستورات اسقاط حمل کے مرض یا خطرہ میں مبتلا ہوں - یا

(۲) جنکے بچے ایک خاص مدت میں تشنج یا ام الصبیان یا ام القرینہ (اٹھرا) سے ضایع ہو جاتے ہوں - یا

(۳) جنکو ہمیشہ لڑکیوں کے پیدا ہونے اور لڑکوں سے محروم رہنے کی شکایت ہو یا

(۴) جو مرض سیلان ابیض (لیکوریا) یعنے سفید پانی آنیکی وجہ سے مریض ہوں وہ سب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اور اسکے فضل اور احسان کے امیدوار ہو کر مجھسے تریاق امراض نسوان منگائیں جسکے مفید ہونے اور بالکل مفید ہونے اور کامیاب ہونے میں مجھے بفضلہ تعالےٰ ذرہ بھر بھی شبہ نہیں پہلی اور تیسری صورت میں نو ماہ اور دوسری صورت میں ایک سال اور چوتھی صورت میں [illegible] ائی کا استعمال کرنا پڑیگا - ایک ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپیہ علاوہ محصول

[illegible] ترکیب استعمال ہر صورت میں شامل دوائی ہوگا -

المشتہر - حکیم [illegible] خان عباسی معالج خاندان نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مقام [illegible]

طبی مشورہ

پہلا حصہ دوسرا ایڈیشن طبی دنیا میں بزبان اردو اپنی شان کی سب سے پہلی مفید عام درستی کتاب ہے

مختصر فہرست مضامین - طبابت میں خطرناک تجارت ہماری اور دوا امراض کی ماہیت اور علاج دس مشرقی معالج - ڈاکٹر ہوا - پانی ڈاکٹر - فاقہ ڈاکٹر ڈاکٹر نیند ڈاکٹر ورزش ڈاکٹر آگ ڈاکٹر آفتاب ڈاکٹر خیال ڈاکٹر اعتقاد - ڈاکٹر توجہ - بہ تجربہ - علاج بذریعہ قوت ارادی آسان مجرب نسخہ جات اور عام ادویہ کے خواص روزانہ ضروریات کی اشیاء دلچسپ معلومات افیون بھنگ تمباکو چا سلاجیت شراب کا فوٹوگراف ڈنگ وغیرہ وغیرہ بخار دق بدہضمی قبض پلیگ زکام دمہ معینہ امراض چشم و حاملہ متفرق امراض پر دلچسپ مشورہ معہ علاج نولی کرم کی تشریح اور طریق وغیرہ پر بیشمار مضامین درج ہیں قیمت ایک جو نسخہ ۱۶۲ صفحہ کی خوبصورت کتاب قیمت ۱۲ محصولڈاک ۲ر تین جلد بعد محصول

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو -

میاں الہ بخش صاحب طبی شیر کنور منت سنگھ صاحب بہادر آف کپور تھلہ - یہ کتاب ہر طرح سے پبلک کو مفید ہے

ڈاکٹر گوکل چند صاحب ایم - اے - بیرسٹرایٹ لا - لاہور طبی مشورہ کا مطالعہ ہر شخص کے لئے مفید ہوگا -

نور قادیان - اس کتاب میں نہایت ہی مفید ہدایات درج ہیں

بدر قادیان - نہایت ضروری مفید مشورے دیکر ملک کی بے بہا خدمت کی ہے - یہ قیمتی مشورہ ہے -

ہندوستان لاہور - بیسویں صدی کے علم طب کا عطر کھینچ دیا ہے - غرضیکہ نہایت ہی دلچسپ اور مفید طبی کتاب ہے

آریہ گزٹ لاہور - واقعی مفید ہے -

سناتن دھرم پرچارک امرتسر - واقعی یہ ایک مفید رسالہ ہے

راجپوت گزٹ لاہور - پیسہ اخبار لاہور - مفید ہدایات سے بھر پور ہے - پرکاش لاہور - میڈیکل ڈاکٹر امرتسر [illegible] مفید ہے -

مصنف و مشتہر [illegible] مستانہ امرت [illegible] لکھو اکر [illegible] [illegible] صدر بازار [illegible] کی -

[illegible] عبدالرحیم [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ساغر کو میرے ہاتھ سے لیجو کہ چلا میں!

KHILAFAT LIBRARY

میں ہر ایک اخبار کے ناظر کو جس کی نظر میں یہ مضمون پڑے اُسے اُس وحدہٗ لاشریک کی قسم دیتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں ہم سب کی جان ہے کہ وہ ایک دفعہ اس مضمون کو شروع سے لیکر آخر تک پڑھ جائے اور پھر اپنی رائے مبارک سے جلد مطلع کرے۔ چونکہ نور سکھوں اور آریوں وغیرہ میں بھی جاتا ہے۔ اس لئے قومی وقار کو مدنظر رکھ کر یہ مضمون انہیں لوگوں کو اخبار میں بھیجا جاتا ہے۔ جنہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ نور کے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں

آجتک میں اس قسم کی اپیل کرنے سے ہمیشہ بچتا رہا ہوں اور غالباً یہ پہلا موقعہ ہے کہ مجھے ایسی اپیل کرنیکی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور خدا بہتر جانتا ہے کہ کسطرح تنگ آکر مجھے اس دردناک سطور کے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ امر نور کے ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہوگا کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو کماحقہٗ بجا لا رہا ہے۔ اور خدا کے فضل سے آج دوست اور دشمن اپنے اور بیگانے سب اسبات کو مانتے ہیں کہ سکھوں اور آریوں پر جسطرح خاکسار اڈیٹر نور اتمام حجت کر رہا ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ یقیناً ایسے مفید ترین مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے۔ یہ میرا محض دعوےٰ ہی نہیں ہے۔ کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجا لا رہا ہے۔ بلکہ اپنے اور بیگانے بھی سب اس یگانہ فخر کیلئے اڈیٹر نور کے ساتھ بدل وجان اتفاق کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح اول کی گواہی خاکسار اڈیٹر نور کے کام کے متعلق

اول جو اپنے وقت میں سب سے زیادہ اہل الرائے اور خداداد فراست سے جنکا سینہ بھرپور تھا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ امام وقت سے بڑھ کر پہلا اور کس کا قیافہ اور شناخت زبردست ہوسکتی ہے۔ یہی تو وجہ ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ جس سے بڑھ کر اور کوئی بصیر نہیں ہے۔ وہ مخلوق الٰہی پر ایسے امام کو متعین فرماتا ہے کہ اس وقت کی مخلوق میں اس امام کی بصیرت اور فراست سے کسی اور کی بصیرت لگا نہیں کھا سکتی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے بارہا اپنے درسوں میں یہ فرمایا کہ:۔

”عیسائیوں کیلئے مفتی محمد صادق ایک آدمی۔ اور سکھوں اور آریوں کیلئے محمد یوسف ایک آدمی ملا ہے“

جناب مولوی غلام محمد صاحب جو ایک درویش صفت اور مخلص احمدی اور خدا کے پیارے بھگت ہیں۔ اور مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے سب سے زیادہ پیارے شاگرد تھے۔ جنہوں نے حضرت خلیفہ اول کی صحبت صالحہ سے زیادہ مستفیض ہونے کا موقعہ ملا وہ فرماتے ہیں:۔

”حضرت خلیفۃ المسیح اول استادی المکرم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہٗ نے:۔ کئی بار فرمایا کہ شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر نور سکھوں کے مقابل میں مجھے ایک ہی آدمی ملا ہے“ مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ کراچی میں ان کے ساتھ کسی اور آدمی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے انشاء اللہ یہی کافی ہیں۔ مفتی محمد صادق جسطرح مسیحی مذہب کیلئے ہمیں ایک ہی انسان ملا ہے۔ ویسے محمد یوسف اڈیٹر نور سکھوں کے مقابلہ کے لئے ایک ہی آدمی ملا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ دیگر مذاہب کیلئے بھی اللہ تعالےٰ آدمی عطا فرما دے“

چار سال کی بات ہے کہ میں نے ایک کتاب ”قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم“ نامی لکھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے حضور یہ کتاب گئی۔ تو حضرت اس کتاب کو پڑھ کر بہت ہی خوش ہوئے اور یہ زریں الفاظ تحریر فرمائے۔

”میں نے رسالہ قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم کتاب کو کمال دلچسپی سے پڑھا۔ مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اور مجھے بہت ہی خوشی اسکے مطالعہ سے ہوئی۔ رسالہ بہت ہی دلچسپ ہے“

یہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی گواہی خاکسار کے کام کے متعلق۔ جس سے بڑھ کر اپنے وقت میں اور کوئی بصیرت نہیں رکھ سکتا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کی گواہی خاکسار کے کام کے متعلق

اللہ تعالےٰ نے جیسا پاک وصاف نفس بنایا ہے۔ وہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خداوند تعالےٰ نے اس قدر زور مخالفت کے طوفان کی تندی میں سرداری کے لئے انہیں کو ہی منتخب کیا۔ خدا تعالےٰ نے اس شخص کا سینہ بچپن سے ہی اپنے ہاتھوں سے مطہر وصاف بنایا تھا۔ جنہوں نے حضرت اقدس کو آج سے نو دس سال پہلے بھی دیکھا ہوگا وہ اس امر کا کافی ووافی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شروع میں ہی حضرت کیسی سلیم فطرت اور پاکیزہ نفس رکھتے تھے؟ ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی۔
مے تافت ستارہ بلندی۔

جب میں نے سنہ ۱۹۰۹ء اکتوبر میں اپنے اخبار نور کا اجراء کیا تو حضرت نے از راہ کرم اپنے صحیفہ گرامی میں یہ تحریر فرمایا

نور جو ایک پندرہ روزہ اخبار ہے جو آریہ مذہب کی تردید اور سکھوں کو ان کے گورو کے مذہب کی طرف واپس بلانے کے لئے مکرم شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم نے جاری کیا ہے۔ جہاں تک میں نے اس کے مضامین کا اندازہ لگایا ہے۔ یہ اخبار آجکل کے مذاق کے عین مطابق ہے۔ اس میں کئی مضامین آریوں کے متعلق نکل چکے ہیں۔ اس کا نوجوان اڈیٹر آریوں کو خوب زور سے للکار رہا ہے کہ اگر کچھ زور ہے تو مقابل میں آ جائے۔ آریہ سماج کے اخبارات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو بھی اس اخبار سے ایک گونہ خوف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آریہ گزٹ اور پرکاش اس کے نکلنے سے بہت گھبرائے ہیں۔ کیونکہ اس اخبار میں اسلام کے بیرونی دشمنوں کا ہی مقابلہ کیا جاویگا اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ کیا احمدی اور کیا غیر احمدی ایک اسلامی خدمت سمجھتے ہوئے اس اخبار کی مدد

میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے"

یہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے اور قیافہ۔ تقریباً چار یا پانچ ماہ کی بات ہے۔ کہ میں نے ایک عریضہ حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا۔ اور حضور نے ازراہ ذرہ نوازی تحریر فرمایا کہ:۔ "اللہ تعالےٰ نے آپ کو کام کرنے کی قابلیت دی ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا خاص احسان ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ میں آپ سے ضرور کام لوں گا"

اب حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے بڑھکر ہماری جماعت میں اور کسی کا قیافہ شناخت اور فراست بالا نہیں ہو سکتی؟ یہ دو برگزیدوں نے جو خاکسار ایڈیٹر نور کے کام کے متعلق لکھا وہ آپ دوستوں نے مذکورہ بالا تحریریں ملاحظہ فرما لیا ہوگا۔ کیا یہ میرے لئے کوئی کم فخر اور شکر کا مقام ہے۔ کہ خدا کے برگزیدہ خاکسار کے کام سے خوش ہیں۔ اور خاکسار کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

غیر احمدیوں کی رائے خاکسار ایڈیٹر نور کے کام کے متعلق!!

اب اس کے بعد اب دیکھیں کہ خاکسار ایڈیٹر نور کے ...... تبلیغی کام کو احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی کس نگاہ سے دیکھتے ہیں

پیسہ اخبار کی رائے

پیسہ اخبار روزانہ جو غیر احمدیوں کے اخبارات میں ایک ممتاز پرچہ ہے وہ بھی خاکسار ایڈیٹر نور کے سکھوں اور آریوں میں کام کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکا۔ چنانچہ وہ "ایڈیٹر نور کا کام نانک پنتھیوں میں" کا عنوان دیکر لکھتا ہے کہ شیخ محمد یوسف صاحب سابق سورن سنگھ وِدوان (نومسلم) ایڈیٹر نور کچھ عرصہ سے سندھ اور صوبجات متحدہ میں نانک پنتھی لوگوں میں تبلیغ کا کام جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ ۱۷ و ۲۴ جنوری کے نور سے اور پھر ان کے سندھی اور ناگری پمفلٹوں سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے دلایل اس بارہ میں کیسے مضبوط اور معقول ہیں۔ کہ باوا نانک اسلام کے دلدادہ اور معترف تھے۔ اور کہ شیخ محمد یوسف کے کام کی ان لوگوں میں بھی قدر ہو رہی ہے کہ جنمیں وہ کام رہے ہیں۔ ایسے دلایل کے اسلحہ سے مسلح ہو کر جتنے کہ وہ ہوئے ہیں۔ جس میدان میں بھی وہ جنگ کرینگے کامیاب ہوں گے۔ خالصہ سماچار کے ایڈیٹر صاحب نے اپنے گذشتہ پرچوں میں شیخ محمد یوسف صاحب کو چیلنج دیا تھا۔ کہ وہ باوا صاحب کا اسلام ثابت کریں۔ چنانچہ نور کے اس پرچہ میں انہوں نے بہت خوبی سے اس میں کامیابی حاصل کی ہے۔

الشیر مراد آباد کی رائے

الشیر مرادآباد یوپی کے مسلمانوں کا ممتاز پرچہ

KHILAFAT LIBRARY

لکھتا ہے:۔ قادیان سے ہمارے نومسلم دوست شیخ محمد یوسف صاحب ایک اخبار اڈٹ کرتے ہیں۔ چونکہ آپ پہلے سکھ تھے۔ اس لئے نانک پنتھیوں میں نہایت خلوص سے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ ہندی اور ناگری میں ٹریکٹ چھپوا کر مفت تقسیم کئے گئے۔ مگر نور کا فنڈ کمزور ہے۔ اس لئے اہل دل مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اس کار خیر میں درمے قدمے سخنے محترم معاصر نور کی دستگیری کریں۔ نور کا مشن نہایت مقدس ہے۔ نانک پنتھیوں میں اسلام کی تبلیغ کی اشد ضرورت ہے اسلئے شیخ محمد یوسف صاحب ہر آئینہ قابل ستایش ہیں۔ اور دردمندان ملت کو ضرور انکی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے"

ایک نہایت ہی خطرناک دشمن اخبار نویس کی رائے

اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اہلحدیث سلسلہ عالیہ کا خطرناک دشمن ہے۔ اور اسے سلسلہ عالیہ کی ہر ایک خوبی کھٹکتی ہے۔ مگر مثل مشہور ہے کہ جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔ آخر سکھوں کے متعلق تبلیغی سعی دیکھکر اہلحدیث بھی یہ کہہ بغیر نہیں رہ سکا۔ کہ پنجاب میں سکھوں کی قوم بڑی بہادر اور قابل قدر ہے۔ اس قوم کی ابتدا مسلمانوں کے بہت قریب تھی۔ مگر ہندوانہ رسم و رواج نے ان کو مسلمانوں سے ہٹا کر ہندوؤں کے زیادہ قریب کر دیا حالانکہ اس قوم کے سب سے بڑے گورو باوا نانک صاحب مسلمان بزرگوں سے بہت مانوس تھے۔ ہم اس قصور کا اعتراف کرتے ہیں کہ علماء نے اس قوم میں اشاعت اسلام کا خیال نہ کیا تو خدا نے انہیں میں سے ایک شخص سورن سنگھ کو محمد یوسف بناکر سکھوں میں اشاعت اسلام کا کام ان کے سپرد کر دیا۔ ہماری دلی آرزو ہے کہ خدا اس بہادر قوم کو عرب اور پٹھان بہادروں کی طرح اسلام جیسے بہادر مذہب سے بہرہ ور کرے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا شیخ صاحب موصوف کو اس مہم میں کامیاب کرے۔ جو صاحب اس امر میں شیخ صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں یا کسی قسم کی امداد بھیجنا چاہیں وہ دفتر نور قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ سے بھیجدیں۔ شیخ صاحب نے متعدد رسالے سکھوں اور گورو نانک جی کے متعلق لکھے ہیں جو قابل دید ہیں"

دیکھیں کسطرح ایک خطرناک دشمن بھی اس سچائی اور بیّن خوبی کا اعتراف کرتا ہے۔ اگر جادو سو جو سر چڑھ بولے۔ ٹھیک ہے تو دنیا میں اس سے بڑھکر اور کہیں ایسی نظیر نہیں پاؤگے کہ خوبی اور صداقت کو دیکھکر دشمن سے دشمن بھی وجد میں آکر سر ہلاتا ہے۔

غرض کہ جس مشن کو نور لیکر اٹھا خدا کے فضل سے تادم ایں اس مشن کو پورا کر رہا ہے۔

خاکسار ایڈیٹر نور کے کام کے متعلق ایک سکھ کی گواہی

احمدی اور غیر احمدی دنیا کی گواہی تو آپ ملاحظہ فرما چکے۔ جو اس امر کے لئے یکساں رطب اللسان ہے۔ کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں اور آریوں میں بہ احسن وجوہ اشاعت اسلام کے حق کو ادا کر رہا ہے۔ اور ایسے مجاہد اور مفید ترین پرچہ کی جو اس شعبہ تبلیغ میں ثانی نہیں رکھتا کی مدد کرنی اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے۔

اب آپ ایک سکھ صاحب جنکا نام نامی بھائی کرتار سنگھ ہے جو سکھوں کے مبلغ ہیں۔ کی رائے خاکسار اڈیٹر نور کے کام کے متعلق ملاحظہ فرماویں۔ بھائی کرتار سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کی کچھ کتب اور اخبارات پڑھے۔ میرا دل آپ کے خیالات سے متاثر ہو رہا ہے۔ اگر

میں آپ کی طرف خیال کروں ۔ یا مسلمان ہو جاؤں ۔ تو میری قوم کے لوگ یقیناً میرے دشمن ہو جائینگے ۔ اگر آپ کے پاس آنے پر مجھے کوئی تکلیف نہ ہو ۔ تو ٹھیک ہے ۔ اس سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ مجھے کسی قسم کا طمع ہے ہرگز نہیں صرف آپ کے مذہبی خیالات مجھے پیارے لگتے ہیں ۔"

اب دوسرا خط ملاحظہ فرمائیں ۔

سردار گوجر سنگھ صاحب لکھتے ہیں :-

"افسوس کہ کمترین سالانہ جلسہ سے مستفیض نہ ہو سکا کمترین نے رخصت مانگی تھی جو کہ نامنظور ہوئی ۔ آپ اپنی رائے مبارک سے مطلع کریں کہ آیا کمترین آپ کے ساتھ ملکر اشاعت اسلام میں حصہ لے سکتا ہے کوئی کامیابی کی راہ ہے ۔ اگر کامیابی ہو سکے ۔ تو کمترین

ایک اور سکھ سردار کی گواہی

موجودہ ملازمت کو دینی کام پر نثار کرنے کیلئے آمادہ ہے ۔"

اب ایک اور محبت بھرا خط ملاحظہ فرما دیں :-

ایک اور سکھ سردار کی گواہی

بھائی بھگت سنگھ صاحب لکھتے ہیں

مجھے آپ کا اخبار پڑھنے کا از حد اشتیاق ہے ۔ پرچہ کی تعریف تو اس عاجز سے ہو نہیں سکتی ۔ حیرانی کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا ۔ آپ کے سکھ دھرم اور آریہ دھرم کی گہری واقفیت کا ثبوت صرف آپ کا پرچہ ہی دیتا ہے ۔ اگرچہ دیگر اخبارات کی طرح اشتہارات سے پر نہ تھا ۔ امرت کا ایک گھونٹ زہر کے پیالے سے اچھا ہے ۔

ایک اور سکھ سردار کی گواہی

ایک اور بریم میں ڈوبا ہوا خط ملاحظہ فرما دیں

سردار کرپال سنگھ صاحب میرٹھ سے تحریر فرماتے ہیں آج آپ کا نور ملاحظہ کیا ۔ آپکی لیاقت وحق کی واقعی بات تعریف کرتی ہے ۔ کیا آپ اس غریب پر نظر پروری فرمانے کیلئے برکات مذہب اسلام ایک خط میں تحریر کرینگے ؟ تاکہ ان کو پڑھ کر میں اپنے دل کو فرحت دیتا ہوا اسلام میں قدم رکھوں ۔ کیونکہ آپ کا پرچہ دیکھ کر یہ خواہش دل کو اکسا رہی ہے"

ایک اور نو مسلم کا خط کہ نور کے ذریعہ دو غیر مسلموں کو مسلمان بنایا

اسی پر اکتفا نہیں ہے ۔ آگے اور ملاحظہ فرمایئے ۔ علاقہ دربھنگہ سے شیخ عبد اللہ صاحب نو مسلم تحریر فرماتے ہیں "آپ کی سچی ہمدردی اور دینی جوش قابل رشک ہے ۔ اللہ آپ کو ترقی دے ۔ اور ایمانی جوش اور عطا فرمائے ۔ **میں نے نور کے مضامین** کے ذریعہ دو احباب کو داخل مذہب اسلام کیا اور **برابر ترقی اسلام میں مصروف ہوں** آپ کا نور ہمیں اشاعت اسلام میں بہت مدد دیتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے نور سے بہت فایدہ ہو گا ۔"

ایک اور معزز سکھ سردار کی گواہی

سردار سیوا سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں ۔

KHILAFAT LIBRARY

اخبار نور ہے کہ صحیفہ ہے نور کا ✦ مضمون ہر ایک ہی کا نمونہ ہے نور کا
حقگوئی اسکا شیوہ ہے راستہ دھرم لکھنا جو بات سچ ہو طریقہ ہے نور کا
گفتار سے دلوں کو تسخیر کر رہا ہے ✦ طرز سخن جہاں سے نرالا ہے نور کا
سارے جہاں کو نور سے معمور کر دیا ✦ گویا کہ اس کے پاس خزانہ ہے نور کا
لایق ایڈیٹر اسکا سب خوبیوں کا ہے ✦ یعنی محمد یوسف چشمہ ہے نور کا
باطن کی میل دھوتے اور نور دل کو بخشے ✦ کون ایسا کر رہا ہے یہ حصہ ہے نور کا
مخلوق کی بھلائی پیش نظر ہے ہر دم ✦ ہو راستی جہاں میں یہ منشا ہے نور کا
نور ابھی ہمیں دیتیں ہیں جو خیر خواہ سب کا ✦ سب خیر خواہ اسکے یہ رتبہ ہے نور کا
سیوا سنگھ اسکا مداح ہو جان و دل سے ✦ دیکھتا ہے تو جس کو یہ کرشمہ ہے نور کا

ایک اور معزز دوست کا خط کہ نور نے سندھ میں ہلچل ڈال دی

حیدر آباد سے ایک معزز دوست لکھتے ہیں ۔

ہمارے سندھی ٹریکٹ نے نانک پنتھیوں میں بہت کام کیا ۔ نانک پنتھی مانتے ہیں کہ خوب لکھا ۔ بہت اسلام کے قایل ہو گئے ۔ مگر انکی حالت قابل رحم ہے ۔ عیال و اطفال چھوڑنا بہت مشکل ہے ۔ ایک دیوان ہندو بہت قایل ہو گیا ہے ۔ اپنے قبیلے کو سمجھا رہا ہے ۔ قبیلہ کے ساتھ اس کا خیال ہے کہ اسلام قبول کرے ۔"

ایک اور نانک پنتھی کا خط کہ نور کے مضامین نے ممالک متحدہ میں ہلچل ڈالدی

جناب پنڈت ... حب لعل اٹاوہ سے لکھتے ہیں :-

"جناب مشفق السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ ہر اسم بندگی کے عرض ہے ۔ کہ جب جی کی لیڈری مضموں کیساتھ ضرور اخبار میں درج کیا کریں ۔ اور اب آپکی تصنیف کردہ سوانحمری شری گورو نانک دیو جی مہاراج نانک پنتھی بڑے شوق سے سنتے ہیں ۔ بطور لیکچرار کے میں نانک پنتھیوں کی سبھاؤں (مجلسوں) میں بلایا جاتا ہوں ۔ آپ کی تصنیف کردہ سوانحمری شری گورو نانک دیو بطور لیکچر لوگوں کو سنائی جاتی ہے ۔ یہ لوگ بت ہو کر سنتے ہیں ۔ گورو مہاراج نے چاہا تو جب جی صاحب کا ترجمہ نانک پنتھیوں میں اور بھی قابل قدر ہو گا ۔ جسقدر جلدی ترجمہ ہو اتنا ہی اچھا ہے ۔ گورو مہاراج کی سکشا ضرور اپنا رنگ لائیگی ۔"

نور کے ذریعہ ایک سکھ سردار کے دل میں قادیان کی عظمت کا سکّہ !

پچھلے دنوں سردار سیوا سنگھ صاحب جو ایک معزز عہدہ پر ملازم ہیں ۔ ان کا ایک خط آیا ۔ جس میں انہوں نے لکھا کہ میں ترن تارن سکھ ایجوکیشنل کانفرنس پر جا رہا تھا ۔ کہ مجھے دو لڑکے ملے جو لاہور پڑھنے کے لئے جا رہے تھے ۔ میں نے ان کو نصیحت کی ۔ کہ اگر تم دینی اور دنیوی ہر دو تعلیمات سے آراستہ و پیراستہ ہونا چاہتے ہو تو قادیان میں جاؤ ۔ قادیان سے بڑھکر اور کوئی اچھی درسگاہ تمہیں تعلیم حاصل کرنیکے لئے نہیں ملیگی ۔ چنانچہ ان لڑکوں نے اسی وقت لاہور کا ارادہ ترک کر کے قادیان کا عزم کیا ۔ (ان دنوں میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دو لڑکے ہو نکلے ہیں ۔ اور سکول میں داخل ہیں نور) ۔ آخر پر بڑے احترام و تکریم سے یہ لکھا ہوا تھا کہ میں عنقریب قادیان آکر حضرت خلیفۃ المسیح کے درشن کرونگا ۔"

ایک سکھ سردار نے آریوں کے متعلق اڈیٹر نور کی تصنیف کی چار حصہ کا بیان

آج [illegible] خبر ملی [illegible] تک

شاید ہی کسی مسلمان دوست نے خاکسار ایڈیٹر نور کی تصانیف کی دو سو تو الگ ایک درجن کاپیاں خریدی ہوں۔ مگر یقیناً نور کے ناظرین یہ امر حیرانی اور تعجب سے سنیگے کہ سردار موہن سنگھ صاحب میونسپل کمشنر ترن تارن نے خاکسار ایڈیٹر نور کا معرکتہ الآراء ٹریکٹ آریہ دہرم کا پول کے متعلق لکھا کہ یا تو آپ مجھے آریہ دہرم کے پول کے دوبارہ چھپوانے کی اجازت دیں اور یا آپ خود چھپوالیں۔ میں چار صد خرید لونگا۔ یہ خط میں نے جوں کا توں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور پیش کیا۔ تو حضور نے ازراہ کرم یہ تحریر فرمایا کہ:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ خود چھپوالیں۔ کچھ انکی طرف سے مدد ہو جائیگی اور کچھ میں بھی کر دونگا۔"

قابل غور امر ہے۔ کہ سکھ صاحبان جنکے مذہبی عقاید کی جیہاں ہیں۔ اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا اسلام ثابت کرنے کے لئے میں شب و روز مصروف رہتا ہوں جب وہ دیکھتے ہیں کہ خاکسار ایڈیٹر نور کا قابل قدر ٹریکٹ آریہ دہرم کا پول۔ واقعی آریہ سماج کا منہ بند کرنے کیلئے ایک جادو کا اثر رکھتا ہے۔ تو انہوں نے بغیر کسی حیل وحجت کے اسکی چار صد کاپیاں خرید کر کے مفت تقسیم کیں۔ حالانکہ مسلمانوں کو جنکا یہ سب سے زیادہ فرض ہونا چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس کارِ خیر میں خاکسار ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹاتے۔ کسی نے اس ٹریکٹ کی ایک سو کاپیاں بھی نہ خریدیں۔ ہاں میرے مکرم بھائی شیخ (دل تو چاہتا تھا کہ اصلی نام درج کیا جاتا۔ مگر اب درج کرتے ہوئے شرم ہی آتی ہے) صاحب سوداگر چرم بٹالہ نے باوجود ایک جلسہ میں وعدہ کرنیکے کہ میں اس مفید ٹریکٹ کی دو صد کاپیاں خریدونگا اور تقریباً پانچ سال کا عرصہ ہوا کہ وہ دو صد کاپیاں دفتر نور سے لے گئے۔ مگر پانچواں سال جاتا ہے اور چھٹا سال آتا ہے۔ شیخ صاحب نے دو سو کیا دو کاپیوں کی قیمت بھی نہیں دی۔ میں نے اس امر کو نہایت رنج اور دکھ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کہ آہ وہ لوگ از روئے اصول جنہیں میرا جانی دشمن ہونا چاہیئے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ایڈیٹر نور نے آریہ سماج کیلئے ایک ایسی بینظیر کتاب لکھی ہے کہ جو اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور جسکا جواب آریہ سماج سے قطعاً نہیں ہو سکتا۔ تو وہ اسکی پانچ نہیں دس نہیں چار صد کاپیاں خرید کر سکھ صاحبان خود آریہ سماج میں مفت تقسیم کرتے ہیں۔ مگر میں قربان جاؤں اپنے بھائیوں کے کہ جن کا یہ فرض اولےٰ ہونا چاہیئے تھا کہ وہ اس کارِ خیر میں دامے درمے قدمے سخنے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹاتے۔ آہ۔ اس کے متعلق کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔ اور اگر ایک دوست بھری مجلس میں کہکر اپنے الفاظ کی پاس خاطر کیلئے اسکی دو صد کاپیاں لیتا بھی ہے۔ تو اس وقت تک مفت۔ یہ یاد رہے! آئندہ جاکر آپ نور کے حساب وکتاب سے دیکھ لوگے کہ مجھے نور کی ایڈیٹری میں کچھ بھی تنخواہ وصول نہیں ہوتی۔ اور میں آنریری کام کرتا ہوں۔ مگر یہ غضب ہے۔ کہ اگر اخبار کے خریدار چھوڑ کتابوں کے خریدار بھی آنریری ہونے لگیں تو بس پھر ہمارا خدا حافظ۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک سخت متعصب آریہ اخبار کی گواہی کہ ایڈیٹر نور نے سکھوں پر اتمام حجت کردی!

اخبار پرکاش جو اسلام کا دشمن اور نہایت ہی متعصب آریہ اخبار ہے۔ وہ جب دیکھتا ہے۔ کہ خاکسار ایڈیٹر نور نے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمان ہونا۔ ایک اور ایک دو کی طرح ثابت کر دیا ہے۔ تو اسکی روح بھی داد حق دیئے بغیر نہ رہ سکی۔ چنانچہ وہ ۹ مئی ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ

"اخبار نور قادیان کے ایڈیٹر سردار سورن سنگھ محمد یوسف مہینوں سے اپنے اخبار میں۔ سکھ مذہب کو اسلام کی ایک شاخ بیان کر رہے ہیں۔ اور باوا نانک صاحب کو ایک راسخ الاعتقاد مومن ثابت کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی للکار کر سکھ صاحبان کو مباحثہ کرنے کی دعوت بھی دے چکے ہیں۔ مگر کسی سکھ نے ان کے چیلنج کو منظور نہیں کیا۔ کیا خالصہ کیمپ میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ہے جو ایڈیٹر نور سے مباحثہ کر سکے"؟

غور کرو یہ ایک ایسے خطرناک دشمن کی گواہی ہے کہ جس کو دیکھ کر بے ساختہ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ واقعی حق ہیں ایک قوت ہے جو کٹر سے کٹر دشمن کے منہ سے بھی داد تحسین لئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر کس قدر حیرت اور تعجب کی جا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہیں چاہیئے تھا کہ اس کارِ خیر میں ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹاتے۔ مگر کیا مجال کہ ان کے کانوں پر جوں تو رینگ جائے۔ اور ان کے احساس ٹس سے مس تو ہو جائیں۔

ایک اور متعصب آریہ اخبار نویس کی گواہی کہ ایڈیٹر نور بازی لے گیا!

صرف اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ آریوں کا دوسرا اخبار جو تعصب میں پرکاش سے بھی چار قدم آگے ہے ہے بھگوڑ اپنے اپریل ۱۹۱۶ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔ کہ

"نور یہ لکھ رہا ہے کہ سکھ مذہب کا بانی اسلام کا پیرو تھا۔ اس کے ثبوت میں وہ بہت کچھ لکھ چکا ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے سکھ بھائیوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا جسے دیکھ کر یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ایڈیٹر نور بازی لے گیا؟"

یہ سب باتیں مخالف سے مخالف اور دشمن سے دشمن بھی زبان حال سے اس امر کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے فرض کو کما حقہٗ ادا کر رہا ہے۔ مگر حیرت اور تعجب اور ششدر کر دینے والی یہ بات ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں ہمارے بھائیوں کی حالت جن کا یہ فرض ہونا چاہیئے تھا کہ وہ ایسے مفید ترین پرچہ کی دامے درمے قدمے سخنے۔ تن من سے دھن سے اسکی اعانت کرتے۔ کیونکہ ایسے مجاہد پرچہ کی جو اس طرح خلوص قلب اور صدق نیت سے سر بکف ہو کر اشاعت اسلام کے فرض کو ادا کر رہا ہو کہ جسکی نظیر سارے ہندوستان میں کسی اخبار میں نہیں پاؤگے یقیناً یقیناً۔ ایسے مفید ترین پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے؟

مگر اس وقت ہماری حیرانی اور تعجب کی کوئی انتہا نہ رہتی۔ جب ہم نے اپنے دوستوں کی سرد مہری!!! نہیں نہیں منجمد احساس کو ملاحظہ کرتے۔ تو نوٹ؟ ہمارے

KHILAFAT LIBRARY

روزنگیٹ کے ٹکڑے کے ٹکڑے رہجاتے ہیں۔ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ غلط خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اخبار دوں والے روپے کمانے کے لئے اخبارات نکالتے ہیں۔ اوروں کے متعلق تو ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔ مگر میں اس خدا کو حاضر ناظر جانکر یہ کہتا ہوں کہ ہم از کم

ایک غلط خیال کی تردید

ہم نے ہرگز ہرگز اس غرض کیلئے نور کو نہیں نکالا تھا۔ نور کے اجرا کی سب سے بڑی اور زبردست غرض یہ تھی کہ وہ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا حق ادا کرے۔ سو الحمد للہ کہ ہمہ وجوہ نور ان پاک اغراض اور مقاصد میں جو ہر ایک مومن کی تازگی روح اور فرحت کا موجب ہے میں کامیاب اور بڑے موٹے حروف سے کامیاب ہے مگر کس قدر حیرانی اور تعجب اور سب سے بڑھکر آٹھ آٹھ آنسو رونے کا مقام ہے۔ کہ ایک اخبار کا ایڈیٹر اپنی روٹی اور کپڑے سے ہی محتاج رہے۔ اور پھر ایسے بےنظیر اخبار کے ساتھ یہ سلوک کیا جاوے۔ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کیلئے تمام ہندوستان میں اپنی نظیر آپ ہی ہو۔ پیارو آخر اخبار کا ایڈیٹر انسان ہے۔ اسے کھانیکی بھی ضرورت ہے۔ اسے پہننے کی بھی ضرورت ہے۔ وہ کوئی مشین نہیں ہے کہ چابی لگائی اور وہ کام کرتا رہا۔ اور پھر اس کے بعد الماری میں بند کر چھوڑا۔ اب آگے میں اخبار کا حساب وکتاب دیتا ہوں۔ جس کے ملاحظہ سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکیں گے کہ باوجود شدید سے شدید احتیاط کے بھی نور اپنا خرچ پورا نہیں کرسکتا۔ کیا غیور احمدی قوم کی شان سے یہ امر بعید اور بعید نہیں ہے کہ نور جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا تمام ہندوستان میں اکیلا ہی ذریعہ ہے وہ آپ لوگوں کی سرد مہری بےپرواہی بےحسی اور بےتوجہی کی وجہ سے اسطرح دم توڑے۔ اور آپ کے احساس ذرا بھی ٹس سے مس نہ ہوں۔

آج میں نور کی آمد و خرچ کا حساب نور کے خریداروں کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں جس سے انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ آجکل نور کن مشکلات درمشکلات سے گذر رہا ہے۔

اخبار کا خرچ

ان دنوں اخبار نور سات سو چھپتا ہے۔ نور پہلے ۱۶ صفحات کا ہوتا تھا۔ مگر جب سے کاغذ گراں در گراں ہوا ہے اس روز سے ۱۲ صفحات پر شایع کیا جاتا ہے۔

ہر ایک بار کا خرچ ۱۲ صفحات کے اخبار ۷۰۰ سو کی اشاعت پر حسب ذیل ہوتا ہے:۔

کاغذ ۲½ رم بحساب ۳ روپیہ فی رم	۰	۷	۷
اجرت طبع بحساب ۶ فی کاپی	۰	۵	۶
اخبار بنوائی	۰	۵	۱
لاہور سے قادیان تک آنیکا خرچ	۰	۸	۱
۶۵۰ - اخبار کا خرچ ٹکٹ	۶	۲	۱۰
اجرت کتابت	۰	۸	۴
	۶	۹	۳۰
مہینے میں اخبار دو بار شایع ہوتا ہے			×۲
	۰	۳	۶۱
دفتر اکتوبر تک کرایہ پر ہے	۰	۸	۱
چپراسی کم از کم سات روپیہ ماہوار	۰	۵	۷
		×۱۲	
ایک سال کا خرچ	۰	۴	۸۳۶

اور اگر ایڈیٹر کی ماہواری تنخواہ بھی ملائی جاوے جو کم از کم چالیس روپیہ ماہوار ہونی چاہیئے تو یہ سال کے ۴۸۰ روپیہ ہوتے ہیں۔ اور اس حساب سالانہ خرچ کی میزان ۴-۳۶ + ۸۰ ۴ = ۱۳۱۶-۴ روپیہ ہوتی ہے۔ مگر میں ایڈیٹر کی تنخواہ نہیں مانگتا۔ اور خرچ بجائے ۱۳۱۶-۴ کے صرف ۸۳۶-۴ ہی رکھتا ہوں۔

یہ سالانہ خرچ ہے۔ جو اسقدر احتیاط سے کیا جاتا ہے کہ کوئی زیادہ سے زیادہ کفایت شعار بلکہ کنجوس آدمی بھی اس سے ایک پیسہ بھی کم نہیں کرسکتا۔ اور اس میں ابھی اڈیٹر کی تنخواہ نہیں ڈالی گئی۔ جو رات دن اخبار کی تیاری میں مصروف رہتا ہے۔ اور جسے بعض حالات میں سونا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اور بعض اوقات اُسے تلوار کی دھار سے گذرنا پڑتا ہے۔ آہ مجھے وہ وقت تمام عمر نہیں بھولنے لگا کہ شام کے ۴ بجے کے قریب میری پیاری بیوی ہمیشہ کے لئے مجھ سے جدا ہوتی ہے۔ اس روز اخبار کی روانگی تھی ٹھیک ۵ بجے تک میں اخبار کی روانگی میں مصروف رہتا ہوں۔ اور اس کے معاوضہ میں جو خریداروں کی طرف سے صلہ ملتا ہے جو سال بھر تو اخبار برابر لیتے رہتے ہیں۔ اور پھر جب وی پی کیا جاوے تو بھی لاپرواہی سے انکاری کر کے واپس کر دیتے ہیں کہ تمام ذمہ واریوں کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔

۷۰۰ سے ۵۰ کاپیاں تو دفتر میں فائل کے لئے رکھی جاتی ہیں۔ تقریبًا ایک سو پرچہ نادار سکھ صاحبان کے نام جنہیں نور کے ساتھ کمال محبت ہے۔ اور نور کے مطالعہ نے خدا کے فضل سے جن

اخبار کی آمدنی

کی زندگی میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ اور وہ لوگ بفضل تعالےٰ دن بدن حق کے قریب قریب ہو رہے ہیں کے نام مفت بھیجا جاتا ہے۔ تقریبًا ۵۰ یا کچھ کم وبیش پرچہ تبادلہ کے لئے جاتے ہیں اور خواہ کتنی احتیاط در احتیاط کیوں نہ کیجائے ۵۰ کے قریب نادہند ضرور نکل آوینگے اس طرح ۵۰ فائلز ۱۰۰ سکھوں کے نام مفت۔ ۵۰ تبادلہ ۵۰ نادہند ۲۵۰۔

کل ۷۰۰ سے ۲۵۰ یہ نکالے تو باقی ۴۵۰ رہجاتے ہیں انمیں سے یکصد آدمی نادار اور مفلس ہونیکی وجہ سے دو روپیہ کی بجائے ایک روپیہ دیتے ہیں ۳۵۰۔ ان میں سے ۳۴۸ دو روپیہ چندہ دینے والے ہیں۔ اور دو خریدار پانچ روپیہ چندہ دینے والے ہیں۔

اس حساب سے نور کی سالانہ آمدنی یہ ہوتی ہے:۔

۱۰۰ - ایک روپیہ سالانہ چندہ دینے والے	۱۰۰
۳۴۸ دو روپیہ سالانہ قیمت دینے والے	۶۹۶
۲ - پانچ روپیہ دینے والے	۱۰

اس حساب گویا ۸۳۶-۴ خرچ اور ۸۰۶ آمدنی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیئے:۔

نقصان

۳۰-۴ نقصان پہلے کاغذ کی قیمت ۳ روپیہ فی رم تھی۔ اس وقت اخبار میں اسقدر نقصان نہ تھا۔ اور خریدار بھی کچھ زیادہ تھے۔ دیگر گذارہ ہو جاتا تھا۔ مگر اب خریدار کثرت سے کم ہو رہے ہیں۔ اور خریدار

KHILAFAT LIBRARY

کی آمد نہایت ہی کم۔ ہفتہ میں بصد مشکل ایک آدہ اور چلے جاتے پندرہ بیس۔ جس سے ہم ہاتھ پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اے خدایا یہ کیا ہو رہا ہے۔ ایک طرف نور کا یہ اہم مشن کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کرنیوالا اکیلا اخبار ہے۔ جس کا سب دوست دشمن اعتراف کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف ناظرین کی سرد مہری اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ اگر دلخراش واقعات کا یہیں تک

خریداروں کی طرف سے ہوش ربا واقعات کا تسلسل

خاتمہ ہو جاتا تو بھی غنیمت تھا۔ مگر نہیں ذرا اور دلخراش واقعات کو ملاحظہ فرمادیں جسے دیکھکر ہم ہاتھ ملنے کی بجائے کلیجہ پکڑ کر رہجاتے ہیں۔ یکم اکتوبر جو اخبار نور کے شروع سال کی تاریخ ہے کو ۳۷۰ وی پی دفتر نور سے کئے گئے۔ جن میں بصد مشکل ۱۶۵ وصول ہوئے۔ اور ۲۰۵ واپس۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ ایک روپیہ سے ۵ ر وصول ہوسکے کس قدر حیرت نہیں نہیں رونے کا مقام ہے کہ وہ پرچہ جو کشمیر سے لیکر راس کماری تک۔ بلوچستان سے لیکر برہما تک سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے لیئے اپنا ثانی نہ رکھتا ہو۔ اور سب خورد و کلاں اپنے و بیگانے اس امر کے معترف ہوں۔ کہ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے لیئے ایک ہی پرچہ ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ اس قدر سفاکانہ سلوک۔ کہ وہ پرچہ اور تو نہیں اپنا خرچ ہی نہ نکال سکے۔ کسقدر رونے کا مقام ہے۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ جن لوگوں نے یکم اکتوبر کو وی پی واپس کئے۔ پھر دوبارہ ان کے نام بعد اطلاع یکم دسمبر ۱۹۱۶ء کو دو صد وی پی کئے گئے۔ آپ یہ سنکر حیران ہوں گے کہ ۱۳۰ تو گھومتے گھامتے واپس ہوگئے اور بصد مشکل ۷۰ وصول ہوئے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ بصد دقت ایک روپیہ سے ۴۰ ر وصول ہوئے۔ کس قدر دست تاسف ملنے اور سر دھننے کا مقام ہے۔ کہ بے رحم دوست سال بھر پرچہ تو لیتے رہیں۔ مگر جب وی پی کئے جائیں۔ بعض تو روپوش ہو جائیں۔ اور ایسے روپوش ہوں کہ جنکا پتہ لگانا۔ سی۔ آئی۔ ڈی۔ کو بھی مشکل ہو جائے۔ بعض وی پی کی وصولی کے وقت جان بوجھ کر جیتے جی مرجائیں۔ اور بعض انکار کر کے واپس

کچھ روپوش کچھ مر گئے کچھ انکاری

کردیں۔ کیا یہ ہم سب کیلیئے شرم اور ماتھا پکڑ کر رونے کا مقام نہیں ہے؟ کہ وہ بینظیر پرچہ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کیلیئے اکیلا ہی پرچہ ہے۔ اور جس کے کارہائے نمایاں کے سب دوست و دشمن یکساں معترف ہوں ایسے مجاہد پرچہ کے ساتھ یہ بے رحمی۔ اور سفاکی کا سلوک۔ خدا کی قسم میرا ہرگز ہرگز ارادہ نہ تھا کہ میں ان دلخراش واقعات کو لکھوں۔ مگر جب پانی سر سے گذر گیا۔ اور نور ایک معقول رقم کے قرض کے نیچے آگیا۔ تو پھر مجبورًا یہ کلیجہ پاش پاش کردینے والے واقعات لکھنے پڑے ؎

تڑپ کر رونے دے صیاد اب خدا کیلئے
زبان نہ روک میری عرض مدعا کے لیئے

اب پھر یکم فروری کو تقریبًا دو صد وی پی کئے جاینگے۔ اب دیکھیں کہ ان میں سے کسقدر رہیں۔ اور کس قدر انکاری ہو کر واپس آئیں۔ یکم فروری کے وی پیوں کا جو کچھ حشر ہوگا۔ وہ انشاء اللہ تعالے مارچ میں ظاہر کیا جائیگا۔ اور ساتھ ان حضرات کے اسمائے مبارک بھی درج کردیئے جاینگے جو باوجود سال بھر اخبار لینے کے جب وی پی کی وصولی کا وقت آتا ہے تو کمال بے دردی سے واپس کردیتے ہیں۔

اگر ناظرین میرے مضامین کی طرز میں کچھ اصلاح چاہتے ہیں۔ اور وہ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام ضروری نہیں جانتے۔ اور اس کو ہمارے سلسلہ عالیہ کی اہم اغراض سے نہیں جانتے تو خدا کے لیئے ایسے لوگ مجھے فورًا لکھیں کہ سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کوئی ضروری نہیں ہے۔ اسلیئے اب سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کے پہلو کو ترک کردیں۔ مگر خدا کیلیئے ایمانی

نور کے ناظرین سے ضروری استفسار

غیرت کو مدنظر رکھکر لکھیں اور اگر وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کی قطعًا ضرورت نہیں لہذا نور کو بند کردیا جاوے۔ تو میں ایسے لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اسباب کو دلمیں نہ رکھیں وہ فورًا اور فورًا لکھ دیں۔ مگر اس میں بھی وہ اپنی ایمانی غیرت اور ایمانی جذبہ کو مدنظر رکھیں وہ اپنے دلمیں یہ خیال کریں کہ وہ عظیم الشان مشن آریوں اور سکھوں میں تبلیغ۔ جس میں شروع سے لیکر تادم اخیر خدا کا برگزیدہ اور پیارہ مسیح مصروف رہا! وہ عظیم الشان کام جسکی اس وقت اشد ترین ضرورت ہے وہ اہم فرض جسکو آج دشمن اور دوست مانتا ہے۔ کہ آریوں اور سکھوں میں اشاعت اسلام کی اشد ترین ضرورت ہے۔

اگر ان سب باتوں کو مدنظر رکھکر کوئی ایمان کے لیئے غیرت قلم یہ لکھے کہ سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کی اب قطعًا ضرورت نہیں ہے۔ ہم اپنے فرض کو ادا کرچکے۔ جب یہ بات نہیں ہے۔ آپ کے سامنے نمونہ موجود ہے کہ خدا کا برگزیدہ شروع سے لیکر تادم اخیر آریوں اور سکھوں میں اشاعت اسلام کے لیئے کمر بستہ رہا۔ آپ کے سب اس امر کو محسوس کرتے ہیں کہ فی زمانہ آریوں اور سکھوں میں اشاعت اسلام سے بڑھکر اور کوئی عظیم الشان کام نہیں ہے۔ تو پھر کیوں آپ اس بے دردی اور بے رحمی سے ایسے مجاہد پرچہ کو جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے لیئے تمام ہندوستان میں اکیلا ہی ذریعہ ہو۔

اپنی ستم نا خوشی۔ اور واپسی وی پیوں کی تیز کلہاڑیوں اور چھریوں سے ایسے بے نظیر مجاہد پرچہ کے بازو کاٹنے کے لیئے ادہار کھائے بیٹھے ہیں۔ کیا اس گناہ پر کہ وہ سینہ سپر اور سر بکف ہو کر آریوں اور سکھوں میں اشاعت اسلام کر رہا ہے۔ اگر آپ کی سرد مہری اور بے پرواہی سے خدا نخواستہ نور بند ہو جائے۔ خدا کے حضور تو آپ جو کچھ جواب دینگے سو دینگے۔ مگر کم از کم مخلوق کو آپ کیا منہ دکھلائینگے کہ وہ بے نظیر مجاہد پرچہ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کرنے والا اکیلا ہی پرچہ تھا وہ آپ لوگوں کی بے پرواہی اور بے توجہی کی وجہ سے بند ہوگیا۔ آپ اس بات کو معمولی نہ سمجھیں خدا کے لیئے اپنے گریبانوں میں منہ ڈالیں اور اس کا جواب دیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ایک طرف تو نور ایک معقول رقم کا

مقروض ہے۔ اور دوسری طرف اسکی اشاعت بہت ہی قلیل بلکہ اقل ہے۔ اور تیسری طرف دوستوں کو نور کی توسیع اشاعت کے لئے قطعاً فکر نہیں ہے۔ چوتھی طرف کاغذ دن بدن گراں ہو رہا ہے پہلے جو رم عہ کو آتا تہا۔ آجکل وہی بصد دقت ۳۰ کو ملتا ہے۔ اور ابہی نہیں کہہ سکتے کہ کہاں تک پہونچے۔

لاکہوں کی اشاعتوں والے اخبارات نے بہی اپنی قیمتیں ڈیوڑہیاں کردی ہیں

بڑے بڑے اخبارات نے محض کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اپنی قیمتوں میں خاصہ اضافہ کر دیا ہے۔ لنڈن ٹائمز جسکی اشاعت روزانہ دو لاکہہ ہے۔ وہ بہی گرانی کاغذ کی وجہ سے اپنی قیمت ڈیوڑہی کرنے پر مجبور ہو گیا۔ انڈیا ٹائمز جو ایک نہایت ہی معقول اشاعت رکہتا ہے۔ وہ بہی اپنی قیمت کو زیادہ کرنے پر مجبور ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

اخبار ہندوستان کہا جاتا ہے کہ اسکی اشاعت سولہ سترہ ہزار ہے۔ اسے بہی گرانی کاغذ کی وجہ سے اپنی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا۔ اخبار لائل گزٹ جسکی اشاعت پانچہزار ہے اور جسے خوش قسمتی سے ایسی وسعت قلب اور فراخدل خریدار ملے ہیں۔ جب اس نے گرانی کاغذ کی وجہ سے اپنی قیمت میں اضافہ کیا تو بعض خریداروں نے پان پان صد روپیہ دیا۔ یہ وہ اخبار ہے جسے نور کے معقول اور ناممکن الجرح مضامین کا جواب دینے سے کئی دفعہ خاموش ہونا پڑا۔ مگر اس کے مقابلہ میں نور کے خریداروں کی یہ مہربانی دیکھئے۔ کہ اشاعت قلیل۔ مگر کیا مجال کہ کوئی دو روپیہ سے زیادہ چندہ دیجائے۔ اور دو روپیہ چندہ پر بہی یکصد وی پیوں سے ستر واپس آجائینگے۔ اور تیس وصول ہوں گے۔ کس قدر رونے اور مارے شرم کے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ آریہ اخبار پرکاش جو پانچہزار کی اشاعت رکہتا ہے۔ جب اس نے گرانی کاغذ کی وجہ سے قیمت میں اضافہ کیا۔ تو وہ خود کہتا ہے۔ کہ پانچہزار وی پیوں سے صرف ۸ یا ۹ واپس ہوئے۔ مگر دوسری طرف ہمارے ۱۰۰ وی پیوں سے ۷۰ واپس آجائینگے۔ آہ!۔

ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا؟

اب سوال یہ ہے کہ نور کے راستہ میں جو یہ مشکلات ہیں۔ ان کے دور کرنے کا کیا علاج کیا جاوے۔ سو تین تجویزیں میری سمجھ میں آئی ہیں۔

(۱) اگرچہ اور اخبارات والوں نے جنکی اشاعتیں پانچہزار سے لیکر لاکہوں تک پہنچی ہوئی ہیں۔ انہوں نے گرانی کاغذ کی وجہ سے اپنی قیمتوں میں مستقل طور پر تقریباً ڈیوڑہا اضافہ کر دیا ہے۔ مگر یہ ہماری قسمت کہاں؟ کہ ہم مستقل طور پر ڈیوڑہا سوایا اضافہ کر سکیں۔ فی الحال اس قرضہ کے

پہلی تجویز جس پر نور کے ناظرین کو ضرور غور کرنا چاہیئے

بوجہ کو ہلکا کرنے کے لئے۔ اور گرانی کاغذ کی مشکلات سے کسی حد تک نجات پانیکے لئے یکم مارچ سنہ ۱۹۱۷ء کو سب دوستوں کے نام انشاء اللہ تعالٰے ایک روپیہ کی کتابیں جو سکہوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا بے نظیر ذریعہ ہونگی۔ اور جنمیں سکہوں اور آریوں کے مذاہب کا عطر نکلا ہوا ہوگا۔ اور جس کا ایک ایک حوالہ سکہوں اور آریوں پر فتح نمایاں پانیکے لئے ایک کامل ذریعہ ہوگا۔ سو یہ ایک روپیہ کی سکہوں اور آریوں کے متعلق کتابیں اور ۲ر محصول کل عہ۲ر کا یکم مارچ سنہ ۱۹۱۷ء کو سب ناظرین نور کے نام وی پی ہوگا۔ یہ کوئی ڈنڈ نہیں ہے۔ اگر کسی دوست کا دل نہ چاہے تو وہ ہمیں لکہہ دے۔ وی پی ہرگز نہیں کیا جائیگا۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کوئی جبر نہیں ہے۔ مگر یہ بات بہت معیوب ہے کہ باوجود اطلاع دینے کے جب وی پی کیا جاوے تو واپس کر دیا جاوے۔ یہ بات ہمیں سخت ناپسند ہے۔ اگر کسی دوست کا دل نہ چاہے۔ تو وہ پہلے ممانعت وی پی کے متعلق لکہہ دے۔ ممانعت وی پی کی اطلاع بہی نہ دینی اور بعد میں وی پی واپس کر دینا یہ بہت ہی معیوب اور دکہہ دینے والی بات ہے۔ نور جو پہلے ہی ایک خاصی رقم کا مقروض ہے اور قلیل اشاعت رکہتا ہے۔ یہ وی پی کے واپسی خرچ کو ہرگز برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکہتا۔ جبکہ پانچہزار سے لیکر لاکہوں تک اشاعت رکہنے والے اخبارات نے اپنی قیمتیں ڈیوڑہیاں کردیں تو اس صورت میں اگر ہم بہی ان شدید مشکلات کی وجہ سے ایک روپیہ چندہ کا مستقل اضافہ کر دیتا۔ تو یہ کوئی معیوب امر نہ تہا۔ مگر ہمیں نے پہر بہی سہولت سے کام لیا ہے۔ اور بجائے مستقل اضافہ قیمت میں کرنیکے صرف اس وقت نور کو شدید مالی مشکلات سے نکالنے کے لئے فی کس ایک روپیہ کی اعانت کا سوال رکہا ہے۔ وہ بہی مفت نہیں۔ ایک روپیہ کی قیمتی کتابیں دیکر۔ اگر اس پر بہی بعض دوستوں نے وی پی واپس کر دیئے۔ تو یہ شدید ناجائز اور سخت معیوب امر ہوگا۔ جس کی مجہے آپ لوگوں سے توقع نہیں رکہنی چاہیئے۔

دوسری تجویز جس پر نور کے ناظرین کو ضرور ہی غور کرنا چاہیئے؟

(۲) ہر ایک نور کا خریدار آج سے اس امر کا عزم بالجزم کرلے کہ میں نے نور ایسے مجاہد پرچہ کے لئے جو تمام ہندوستان میں سکہوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ہی ذریعہ ہے اور جس کے کارہائے نمایاں کے سب دوست و دشمن معترف ہیں۔ ایسے مفید ترین اور مجاہد پرچہ کے لئے ضرور ہی اول تو دو ورنہ ایک ایک خریدار پیدا کرنا ہے۔ دو یا ایک خریدار کا پیدا کرنا کچہ بہی مشکل نہیں ہے۔ صرف تہوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ نور کے کونسے خریدار ہوں گے جنکے ایک دو دوست نہ ہوں۔ اور پہر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور جیسے مجاہد پرچہ کے لئے جو تمام ہندوستان میں سکہوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ہی ذریعہ ہے۔ کو خریدار بننے کیلئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دے صرف تہوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجاآوری خدمت پر کمر بستہ ہے۔ سب دوست و دشمن اس امر کے معترف ہیں۔

یقیناً یقیناً ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ اس لئے ہر ایک دوست آج سے یہ عزم بالجزم کرے۔ کہ جب تک نور کے لئے اول تو دو ورنہ ایک خریدار پیدا نہیں کرنا چین نہیں لینا۔ اگر دوست

اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور ایک ایک دو دو خریدار دیدیں تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال اور مالی مشکلات کا سوال خدا کے فضل سے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو جاتا ہے اور اب ہی وقت ہے دوستوں کی اعانت کا۔ اگر اس وقت دوست اعانت کے لئے ہاتھ بڑھائیں تو نور اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ ورنہ بعد کی ہمدردی کا کیا فائدہ

آئینگے بعد مرنے کے میرے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر!

تیسری تجویز جسپر نور کے ناظرین کو اشد ضروری غور کرنا چاہیئے!

(۳) یہ بات ہے کہ جب ہر ایک خریدار کو سال ختم ہونے پر اطلاع دیجاتی ہے۔ تو اگر کسی دوست نے وی پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو وہ فوراً اطلاع دیدیا کرے۔ کہ وی پی نہ کیا جاوے۔ یہ کسقدر رنج اور رونے کا مقام ہے کہ باوجود پہلے اطلاع دینے کے جب ۱۰۰ وی پی کئے جاویں۔ تو بصد مشکل اور دقت ۳۰ وصول ہوں۔ اور ۷۰ واپس آجائیں۔ یہ بہت ہی رنج والم بیا امر ہے کہاں نور کا یہ عظیم الشان مشن کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا یہ اکیلا اور اکیلا ذریعہ ہے۔ اور سب دوست و دشمن نور کے اس اہم فرض کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ مگر کہاں۔ یہ دست تاسف سے سر دھننے کا مقام ہے کہ جب سال کے بعد۔ اور پھر بعد از اطلاع وی پی کئے جاویں تو ۱۰۰ سے بصد مشکل ۳۰ وصول ہوں۔ اور دوسری طرف آریہ اخبارات کے خریداروں کی یہ دریادلی جنکے دندان شکن جوابات ہمیشہ نور میں نکلتے رہتے ہیں۔ اور پھر نور کی قابلیت کا لوہا مانتے ہیں۔ جب وہ چار یا پانچ ہزار وی پی کریں۔ تو زیادہ سے زیادہ دس واپس آئیں۔ اور دوسری طرف کس قدر یہ انگشت بدنداں رہنے والی جاہے کہ سال ختم ہونے پر جب بعد از اطلاع وی پی کئے جاویں۔ تو سو میں سے بصد مشکل ۳۰ وصول اور ۷۰ واپس۔ کیا آپ لوگوں کی ایمانی غیرت اس امر کو گوارا کرتی ہے۔ کہ آپ کا خادم ایڈیٹر نور جسے اشاعت اسلام کا مراق ہے۔ جو شب و روز اسی دھن میں لگا رہے۔ اور سب دوست دشمن اس امر کا اعتراف کریں۔ کہ ہاں تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا اور اکیلا ذریعہ ہے، مگر آپ کی شدید درجہ کی بے پرواہی سے ایسا بے ریا اور قومی خادم۔ اور نہ اور ہر وقت کیڑے اور روٹی کی فکر میں ڈوبا رہے۔ اور پھر آپ سے مفت کوئی خیرات نہیں مانگی جاتی۔ سال بھر پرچہ دینے کے بعد جب بعد از اطلاع وی پی کئے جائیں تو غضب خدا کا بصد دقت ۱۰۰ سے ۳۰ وصول۔ اور ۷۰ واپس آئیں۔ کیا یہ ہم سب کے لئے مارے شرم کے ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔ اور ایسے بے ریا قومی خادم جو صبح و شام خلوص قلب اور صدق نیت سے۔ اشاعت اسلام کے اہم فرض میں مصروف ہو۔ اور سب دوست دشمن اس امر کے معترف ہوں کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جو سکھوں اور آریوں میں کمال تندہی اور سرفروشی سے اشاعت اسلام کے اہم فرض میں مصروف ہے۔ ایسے بے نظیر بے ریا خادم اور مجاہد کے ساتھ یہ سلوک۔ حیرت! حیرت!! حیرت!!! تعجب تعجب تعجب!!!

خیر اب جو ہو چکا سو ہو چکا۔ گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط:۔

آئندہ کے لئے ہر ایک دوست اپنے دل سے عہد کرے۔ اور خدا کو حاضر ناظر کرکے عہد کرے کہ سال ختم ہونیکے بعد جب وی پی کی اطلاع دی جاوے اور اگر وی پی کی وصولی میں کوئی امر مانع ہو تو بذریعہ اطلاع جواب دیدیا جاوے کہ ابھی وی پی نہ کیا جاوے۔ مگر وی پی ہرگز ہرگز واپس نہ کیا جاوے۔ والسلام

جواب کا منتظر
خاکسار محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان

حضرت کے ملاحظہ کے بعد یہ اپیل شایع کیگئی

میرا یہ ایمان ہے کہ ہر ایک کام میں حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدگی ہی ہمارے لئے بہتری کا موجب ہو سکتی ہے۔ چنانچہ جب میں یہ اپیل لکھنے لگا۔ تو میں نے اپنے دل میں حسب معمول یہ خیال کیا۔ کہ حضور کے ملاحظہ کے بعد یہ اپیل شایع کی جائیگی۔ چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور وضو کر رہے ہیں۔ اور میں نے اخبار کے سب مشکلات حضور کے گوشگذار کئے ہیں۔ آپ نے سنکر فرمایا کہ

اپیل ضرور شایع کرنی چاہیئے

اس وقت سے میں نے پختہ عزم کر لیا کہ

اپیل ضرور شایع کرنی چاہیئے!

اب پانی سر سے گذر گیا ہے۔ خاموش بیٹھنے کا وقت نہیں۔ ایک دفعہ سب حالات نور کے ناظرین تک پہونچا دو چنانچہ جب میں یہ اپیل لکھ چکا۔ تو میں نے حضور کے ملاحظہ کے لئے پیش کی۔ تو حضور نے بعد از ملاحظہ از راہ کرم یہ ارقام فرمایا:۔

"بیشک اپیل شایع کردیں خلاصہ میں نے پڑھ لیا ہے"

خاکسار مرزا محمود احمد

مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ حضرت کا یہ ارشاد میرے لئے بابرکت ہوگا۔ اور وقت قریب آرہا ہے۔ جب نور بفضل ایزدی ان شدید مالی مشکلات سے نجات حاصل کرکے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جائے گا؟۔ والسلام

جواب کا منتظر:۔
خاکسار محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان دارالامان

KHILAFAT LIBRARY